بسم اللہ الرحمن الرحیم
القرآن
تجھ کو دھوکہ نہ دے کافروں کا شہروں میں چلنا پھرنا یہ فائدہ ہے تھوڑا سا پھر اُن کا ٹھکانا دوزخ ہے اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔
آل عمران 196 197
الحدیث
اگر دنیا کی قدر اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو پانی کا ایک گھونٹ بھی نہ ملتا۔
ترمذی 2320 ابن ماجہ 4110
جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور کا ترجمان
92
ماہنامہ علم و عمل لاہور
جلد نمبر 8
شمارہ نمبر 8
رجب ۱۴۳۲ھ
جون 2011ء
زیر سرپرستی
مصلح الامت شیخ الحدیث
حضرت مولانا
صوفی محمد سرور صاحب
دامت برکاتہم
بیان شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ 6+7
معاشرہ میں دو قسم کے زہر 10
عورتوں کی نیک صفات 24
اذان کی اہمیت و فضیلت 12+13
بے پردگی۔۔ نقصانات، خرابیاں 26
وضو میں چند سائنسی حکمتیں 16+17
گناہ معاف کرانے کے نبوی نسخے 32
قبۃ الصخراء
دین کے کام میں آگے بڑھیے، رسالہ برائے ریکارڈ اپنے پاس محفوظ کیجیے اور دوسروں کو لگوا دیجیے یا کم از کم بتا دیجیے تاکہ وہ اس دینی علمی تحفہ سے فائدہ اُٹھا سکیں۔

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
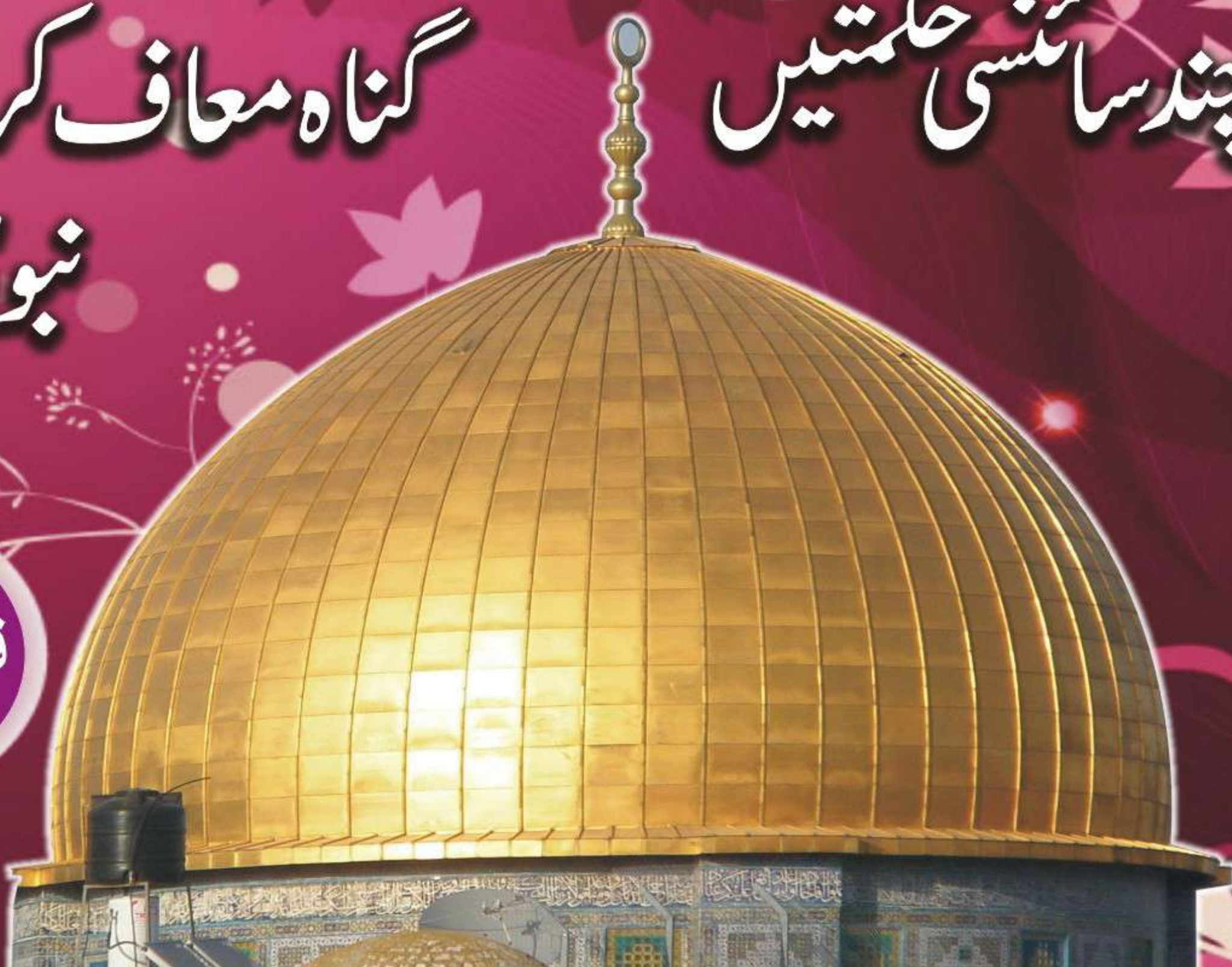
حکومتِ پاکستان کی بُزدلانہ پالیسیاں.... برداشت سے باہر

از مدیر

نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

پاکستان کو اپنی بزدلانہ پالیسیوں پر نظرِ ثانی کرنی چاہیئے، 18 کروڑ عوام بے وقوف نہیں ہے، سب کی سوچ اور فکر کو وہاں تو لازماً مان لینا چاہیئے جہاں ساری عوام متفق ہو۔ توہینِ رسالت اور قرآن پاک کی بے حرمتی کے مجرموں سے متعلق نرم رویّہ رکھنا اور جس ملک کے باشندہ نے ناپاک حرکت کی ہو اس کے متعلق سخت ایکشن نہ لینا شرعاً، عقلاً، عادۃً، عرفاً ہر لحاظ سے نہایت بُرا ہے، اسی طرح علماء کرام پر قاتلانہ حملوں کے خلاف بھی کوئی ایکشن نہ لینا سراسر بوکھلاہٹ اور نہایت بُزدلانہ حرکت ہے۔ جس ملعون پادری نے یہ حرکت کی ہے اس کے ملک کے ساتھ سخت احتجاج کرنا چاہیئے تھا اور بے حرمتی کرنے والے ملعون پادری کو ایسی عبرت ناک سزا دینی چاہیئے تھی کہ آئندہ آنے والی نسلوں کو بھی سبق حاصل ہوتا اور کوئی ایسی جرأت نہ کرتا۔ حیرت ہے کہ ہمارے سر کے تاج جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وسلم کی ذات گرامی اور قرآن پاک جیسی عظیم کتاب کی ہمارے سامنے توہین کی جارہی ہو اور ہمارے ایمانی جذبہ سے کھیلا جارہا ہو پھر اسلامی ملک آنکھیں نہ دکھائیں اور بزدل بن کر بیٹھیں رہیں، حیرت در حیرت ہے اور افسوس کی گہرائی بھی ختم ہوتی نظر آتی ہے اور ہمارے ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ ایسی ایسی ناپاک حرکتوں کو دیکھ کر غصّہ نہ آئے اور آرام سے اپنے کاموں کو جوں کے توں جاری رکھا جائے، پوری قوم کو ملک وملت کے لئے ہمیشہ دعا گو رہنا چاہیئے اور علماء کرام خصوصاً وفاق المدارس کو چاہیئے کہ دوٹوک اور ٹھوس مذاکرات حکومت سے کیئے جائیں۔ حکومت اگر مجرموں کو آنکھیں دکھانے کی صلاحیت رکھتی ہے تو دکھائے نہیں رکھتی ہے تو سب کچھ علماء کرام کے حوالہ کیا جائے علماء کرام اچھی طرح جانتے ہیں کہ کیسے حکومت چلائی جاتی ہے اور کیسے آنکھیں دکھانی ہوتی ہیں۔ پاکستان میں غیر مسلموں کا آزادانہ گھومنا پھرنا پاکستانیوں پر مظالم ڈھانا لمحہ فکریہ ہے اور حکومت کی آنکھیں کھلیں نہ کھلیں 18 کروڑ عوام کی آنکھیں کھلی پڑی ہیں اب ہاتھ اٹھانے ہوں گے کہ ''یا اللہ! اِن حکمرانوں کو غیرتِ ایمانی دے دیجیئے ورنہ انہیں عہدوں سے اتار دیجیئے''۔ یہ اداریہ تاخیر سے اس لئے لکھا گیا کہ دراصل ہمارے ہاں ایک ماہ قبل ہی اگلے رسالے کے مضامین لگ جاتے ہیں۔ اور اس اداریہ کا مقصد بھی اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا اور انہی سے معافی مانگتے رہنا ہے تاکہ حالات اچھے ہوں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح سمجھ اور اس پر پورا پورا عمل کرنے کی توفیق دیں

اٰمِیْن ثُمَّ اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْن وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْن

رجب ۱۴۳۲ھ — جون 2011ء

بیاد

حضرت مولانا **شاہ محمد اشرف علی تھانوی** صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

عارف باللہ حضرت ڈاکٹر **حفیظ اللہ** صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

مسیح الامت حضرت مولانا **مسیح اللہ خان** صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

مدیر محمد عتیق الرحمٰن
مدرس وخادم
جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

ترتیب و پروف ریڈنگ
مولانا محمد طیب الیاس صاحب
مدرس
جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

مجلس مشاورت

- حضرت مولانا مفتی محمود اشرف عثمانی صاحب، شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم کراچی
- مولانا عبدالرحمٰن صاحب، نائب مہتمم جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور
- قاری محمد اسحاق صاحب، مدیر ماہنامہ محاسن اسلام، ملتان
- مولانا محمد نوید خان صاحب، مدرس جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور
- مولانا محمد عمر فاروق صاحب، مدرس جامعہ عبداللہ بن عمر، لاہور

کمپوزنگ و ڈیزائننگ: مولانا سعید قاسم صاحب — مطبع عکاظ پرنٹر

قیمت فی شمارہ.........12 روپے

قیمت سالانہ...(مع ڈاک خرچ)...150 روپے

رقم پہنچنے پر رسالہ جاری کیا جاتا ہے

رقم منی آرڈر کیجیے یا دستی دیجیے

کیا آپ جانتے ہیں کہ ایک مسلمان کے لئے بہترین تحفہ کیا ہے؟ وہ بہترین تحفہ دینی علوم ہیں۔ لہٰذا آپ اپنے رسالہ "ماہنامہ علم وعمل، لاہور" جو کہ خالصتاً دینی، علمی، تحقیقی، بزرگوں کا اعتماد شدہ، اکابرین ومشائخ کا پسندیدہ رسالہ ہے کو پڑھ کر گھر میں ایسی جگہ رکھیے جہاں آنے والے مہمان بھی اس سے فائدہ حاصل کرسکیں، اور اگر آپ مزید اپنے لئے صدقہ جاریہ بنانا چاہیں تو کم قیمت پر خرید کر تقسیم کیجئے اور اپنے دوستوں، عزیزوں کے لئے ایک سال کے لئے جاری کرادیجئے۔

نیز ان کو مزید خریدار بنانے کے لئے ترغیب بھی دیجئے کیوں کہ یہ کاروبار نہیں دین کے پھیلانے کا ایک ذریعہ ہے۔

23- کلومیٹر فیروز پور روڈ سُوا گجومتہ نزد کاہنہ نو، لاہور
پوسٹ کوڈ نمبر 53100

042-35272270
0302-4143044 0331-4546365

www.ibin-e-umar.edu.pk
Email:aibneumar@yahoo.com

اس نمبر پر دینی مسائل پوچھے جاسکتے ہیں (جب نمبر کھلا ہو) صبح تا شام
0321-8885370

معجزہ اسباب سے بالاتر ہے

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

عَلٰی مُلْکِ سُلَیْمٰنَ	تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ	مَا	وَاتَّبَعُوْا
سلیمان علیہ السلام کے عہدِ حکومت میں	جس کو پڑھتے تھے جنات	اس چیز کی	اور اُن لوگوں نے پیروی کی

یُعَلِّمُوْنَ	کَفَرُوْا	وَلٰکِنَّ الشَّیٰطِیْنَ	وَمَا کَفَرَ سُلَیْمٰنُ
تعلیم دیتے تھے	کفر اختیار کیا	اور لیکن جنات اور شیطانوں نے	اور نہیں کفر کیا سلیمان علیہ السلام نے

السِّحْرَ	النَّاسَ
جادو کی۔	لوگوں کو

ربط: گزشتہ شمارہ میں آپ نے پڑھا تھا کہ جادو اسباب کے تحت واقع ہوتا ہے البتہ معجزہ اور کرامت دو چیزیں ایسی ہیں جو اسباب سے بالاتر ہیں، معجزہ اسباب سے بالاتر کیسے ہے؟ اب اس کو مثال سے واضح کرتے ہیں۔

معجزہ اسباب سے بالاتر کیسے ہے؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب نبوت ملی ان کے ہاتھ میں لاٹھی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ''لاٹھی پھینک دو''۔ موسیٰ علیہ السلام نے لاٹھی پھینک دی تو وہ سانپ بن گئی اور وہاں اللہ تعالیٰ کے نور کی روشنی تھی جس طرح اب اِن ٹیوب لائٹوں کی روشنی ہے۔ رات کا وقت تھا جب لاٹھی سانپ بنی تو موسیٰ علیہ السلام نے بھاگنا شروع کر دیا وَلّٰی مُدْبِرًا وَّلَمْ یُعَقِّبْ ﴿القصص:31﴾ ''پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پیچھے پلٹ کر بھی نہ دیکھا'' یہ جان کر کہ یہ سانپ ہے اس سے بچنا چاہیے۔ اس سے یہ **مسئلہ** بھی ثابت ہوا کہ موذی (تکلیف پہنچانے والی) چیزوں سے طبعی طور پر ڈرنا ایمان کے خلاف نہیں ہے۔ نبی سے زیادہ مضبوط ایمان اور کسی کا نہیں ہوتا مگر موسیٰ علیہ السلام بھی سانپ سے ڈرے اور ربّ تعالیٰ نے فرمایا اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ ''اے موسیٰ! (علیہ السلام) تو اس کی طرف متوجہ ہو اور خوف نہ کر'' خُذْھَا ''اس پر تو ہاتھ رکھ'' سَنُعِیْدُھَا سِیْرَتَھَا الْاُوْلٰی ﴿طٰہٰ:21﴾ ''ہم اس کو پہلی حالت میں بدل دیں گے''۔ یہ لاٹھی کی لاٹھی رہے گی۔

اگر یہ معجزہ ''...لاٹھی کا سانپ بن جانا'' موسیٰ علیہ السلام کے اپنے اختیار میں ہوتا تو ڈر کر بھاگتے کیوں؟ تو **خلاصہ** یہ ہوا کہ معجزہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر کے ہاتھ پر صادر ہوتا ہے اور اِس میں پیغمبر کا کوئی ذاتی فعل نہیں ہوتا۔

کون سا ہدیہ واپس نہ کرنا چاہئے؟ 91

اور... واپس نہ کرنے کی تین وجہیں

حضرت مولانا
صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم
شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور
صدر جامعہ عبداللہ بن عمر لاہور

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اَنَّہٗ کَانَ لَا یَرُدُّ الطِّیْبَ ۔ [بخاری:5585]

”نبی کریم ﷺ خوشبو کا ہدیہ واپس نہ فرماتے تھے“۔

تو حدیث پاک سے یہ بات ثابت ہوئی کہ خوشبو کا ہدیہ واپس نہ کرنا چاہئے۔ یعنی اگر کوئی شخص ہمیں خوشبو دے اور نیّت اس کی ”صدقہ“ کرنے کی نہ ہو بلکہ ہمارا دل خوش کرنے کے لئے ”ہدیہ“ دینے کی نیّت کرے تو حدیث شریف میں آتا ہے کہ ہمیں اس کا یہ ہدیہ لے لینا چاہئے اور واپس نہ کرنا چاہئے۔

واپس نہ کرنے کی تین وجہیں

نبی پاک ﷺ نے ہمیں یہ حکم کیوں دیا ہے؟ علماء کرام نے اس کی چند وجہیں بیان فرمائی ہیں: **1 پہلی وجہ:** حضراتِ علمائے کرام نے یہ ارشاد فرمائی ہے کہ نبی پاک ﷺ کی خدمت میں فرشتے بہت کثرت سے حاضر ہوتے رہتے تھے اور فرشتوں کو خوشبو بہت پسند ہے اس لئے نبی پاک ﷺ خوشبو کا ہدیہ قبول فرما لیتے تھے اور اپنے بدن مبارک پر مثلاً ہاتھ پاؤں، چہرہ مبارک اور اپنے کپڑوں پر خوشبو بہت لگایا کرتے تھے تاکہ فرشتوں کو راحت پہنچے۔ ہمارے پاس بھی فرشتے کچھ نہ کچھ آتے رہتے ہیں مثلاً دو فرشتے تو ہر وقت ہمارے ساتھ رہتے ہیں ایک ہماری نیکیاں لکھتا ہے دوسرا گناہ لکھتا ہے تو ہمیں بھی خوشبو لگانی چاہئے۔

2 دوسری وجہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: مَنْ عُرِضَ عَلَیْہِ طِیْبٌ فَلَا یَرُدُّہٗ فَاِنَّہٗ خَفِیْفُ الْمَحْمَلِ طَیِّبُ الرَّائِحَۃِ [نسائی:9411، ابوداود:14174]

کہ ”جس کو خوشبو دی جائے وہ واپس نہ کرے کیوں کہ اس کا بوجھ کم ہے عموماً مہنگی نہیں ہوتی اور اس کی بُو اچھی ہے“۔ اس حدیث میں دو وجہیں بیان فرمادیں کہ 1 لینے سے اُس دینے والے کے احسان کا بوجھ کم ہوگا اور 2 اچھی بُو مل جائے گی۔

3 تیسری وجہ: علماء نے یہ بیان فرمائی کہ چوں کہ خود نبی پاک ﷺ خوشبو واپس نہ کرتے تھے تو ہمیں بھی آپ ﷺ جیسا کام کرنا چاہئے اور خوشبو واپس نہ کرنی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح سمجھ نصیب فرمادیں آمین ثم آمین

محمد سرور عفی عنہ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ۔

عجیب سوال... عجیب جواب

از ادارہ علم وعمل، لاہور

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا "اے ابوالحسن! کئی مرتبہ آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں موجود ہوتے تھے اور ہم غائب ہوتے تھے اور کئی مرتبہ ہم موجود ہوتے اور آپ غیر حاضر۔ میں آپ سے تین باتیں پوچھنا چاہتا ہوں کیا آپ کو معلوم ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ تین باتیں کیا ہیں؟

1 پہلی بات

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک آدمی کو ایک آدمی سے محبّت ہوتی ہے حالاں کہ اس میں کوئی خیر و خوبی کی بات نہیں دیکھی ہوتی اور ایک آدمی کو ایک آدمی سے دوری ہوتی ہے حالاں کہ اس میں کوئی بُری بات نہیں ہوتی، اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا "ہاں! اس کا **جواب** مجھے معلوم ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسانوں کی روحیں ازل میں ایک جگہ اکٹھی تھیں، وہاں وہ ایک دوسرے کے قریب آکر آپس میں ملتی تھیں، جن میں وہاں آپس میں تعارف ہوگیا، ان میں یہاں دنیا میں محبّت ہوجاتی ہے اور جن میں وہاں اجنبیت رہی، وہ یہاں دنیا میں بھی ایک دوسرے سے الگ رہتے ہیں"۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک بات کا جواب تو مل گیا۔

2 دوسری بات یہ ہے کہ آدمی حدیث بیان کرتا ہے کبھی اسے بھول جاتا ہے کبھی یاد آجاتی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جی ہاں! اس کا **جواب** موجود ہے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جیسے چاند بادل میں ہوتا ہے، ایسے ہی دل کے لئے بادل ہے، چاند خوب چمک رہا ہوتا ہے بادل اس کے سامنے آجاتا ہے تو اندھیرا ہوجاتا ہے اور جب بادل ہٹ جاتا ہے چاند بھی چمکنے لگتا ہے، ایسے ہی آدمی ایک حدیث بیان کرتا ہے وہ بادل اس پر چھا جاتا ہے تو وہ حدیث بھول جاتا ہے اور جب اس سے وہ بادل ہٹ جاتا ہے تو اسے وہ دوسری حدیث یاد آجاتی ہے"۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا دو باتوں کا جواب مل گیا۔

3 تیسری بات یہ ہے کہ آدمی خواب دیکھتا ہے تو کوئی خواب سچا ہوتا ہے اور کوئی جھوٹا اس کی کیا وجہ ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے **جواب** دیا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو بندہ گہری نیند سو جاتا ہے تو اس کی روح کو چڑھایا جاتا ہے جو روح عرش پر پہنچ کر جاگتی ہے اس کا خواب تو سچا ہوتا ہے۔ اور جو روح اس سے پہلے جاگ جاتی ہے اس کا خواب جھوٹا ہوتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں ان تینوں باتوں کی تلاش میں ایک عرصہ سے لگا ہوا تھا، اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میں نے مرنے سے پہلے پہلے ان کو پالیا۔ (حیاۃ الصحابۃ 249/3)

حدیث: اگر میری رحمت کو دوست رکھتے ہو تو میری مخلوق پر رحم کرو۔ [ابن عساکر، دیلمی]

اللہ تعالیٰ کی قدرت

کے عجیب وغریب کرشمے

شیخ الحدیث حضرت مولانا
محمد ادریس کاندھلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

1 اللہ تعالیٰ ... دانہ اور گٹھلیوں کا پھاڑنے والا ہے۔ جب دانہ اور گٹھلی کو زمین میں بویا جاتا ہے تو اُس سے قسم قسم کے پھل اور پھول نمودار ہوتے ہیں جو شکل وصورت، حرارت اور بُرودت (ٹھنڈک)، کیفیّت اور خاصیّت اور تلخی اور حلاوت (مٹھاس) کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں حالاں کہ مادّہ اور طبیعت سب کی ایک ہے اور چاند اور سورج کی روشنی اور ہوا سب کی ایک ہے اور یہ ایسی عجیب وغریب صنعت (کاری گری) ہے جو انسانی عقل سے کہیں بالاتر ہے۔

معلوم ہوا کہ یہ کسی بڑے صانع (کاری گر) حکیم اور قادر علیم کی کارسازی ہے جو اس کی کمالِ قدرت اور کمالِ حکمت پر دلالت کرتی ہے۔

2 اللہ تعالیٰ ... زندہ کو مردہ سے نکالتا ہے اور مردہ کو زندہ سے نکالنے والا ہے، یعنی ایک ضدّ کو دوسری ضدّ سے نکالتا ہے جیسے ایک بے جان نطفہ سے انسان اور حیوان کو نکالتا ہے اور انسان اور حیوان سے بے جان نطفہ نکالتا ہے اور انڈے سے مرغی کا بچہ اور مرغی سے انڈا نکالتا ہے اور مؤمن زندہ ہے اور کافر مردہ ہے مگر اللہ تعالیٰ کافر سے مؤمن کو اور مؤمن سے کافر کو نکالتا ہے یعنی پیدا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ جو ایک ضدّ کو وہ دوسری ضدّ سے نکالتا ہے اور عدم کو پھاڑ کر اس میں سے موجود کو نکالتا ہے یہ مادہ اور نیچر اور طبیعت کا کام نہیں کہ قدرت کے ایسے عجیب وغریب کرشمے دکھا سکے۔

3 اللہ تعالیٰ ... صبح کو پھاڑنے والا ہے، اللہ تعالیٰ رات کی ظلمت اور تاریکی کو پھاڑتا ہے تو رات ختم ہوجاتی ہے اور صبح صادق نمودار ہوجاتی ہے، یہ بھی اس کے کمالِ قدرت کی دلیل ہے کہ اس نے رات کو راحت اور سکون کا ذریعہ بنایا کہ دن بھر کی تھکان رات کے سونے سے جاتی رہتی ہے اور اس نے چاند اور سورج کو حساب کا ذریعہ بنایا ہے جس سے لوگوں نے مہینے اور سال مقرر کیے جس میں کوئی غلطی نہیں ہوتی، گھڑی غلط ہوجاتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کی گھڑی یعنی چاند اور سورج اپنے طلوع اور غروب میں غلطی نہیں کرتے۔

تسہیل وترتیب: مولانا محمد طیّب صاحب، لاہور

استقبالِ رمضان: جب رجب کا مہینہ داخل ہوتا تو نبی کریم ﷺ یہ دُعا فرماتے تھے:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْ رَجَبَ وَ شَعْبَانَ وَ بَلِّغْنَا رَمَضَانَ۔

”اے اللہ! ماہِ رجب وشعبان میں برکت عطا فرمایئے اور ہمیں ماہِ رمضان تک (بخیریت) پہنچا دیجیے“۔ [شعب الایمان للبیہقی: 3534]

دنیا کی کمی پر نظر رہنا دنیا کی محبّت کی علامت ہے۔ [تصوف وسلوک]

حالاتِ حاضرہ کی ابتری اور شریعت کی رہبری

قسط 1

بیان شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ بمقام جامعہ عبداللہ بن عمر گجومتہ، لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ (المائدۃ:105)

حضراتِ علمائے کرام اور معزز حاضرین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

مدرسۂ ھذا سے متعلق تاثرات: اللہ جلّ جلالہ کا فضل وکرم ہے کہ آج اِس مبارک دینی درسگاہ میں حاضری کی سعادت حاصل ہوئی اور آپ حضرات سے ملاقات اور کچھ گفتگو کرنے کا موقع اللہ تبارک وتعالیٰ نے عطا فرمایا، اِس کے لئے میں اپنے برادرِ عزیز مولانا محمد عتیق الرحمٰن صاحب کا تہہِ دل سے شکرگزار ہوں کہ انہوں نے اپنی محبّت سے اِس اجتماع کا اہتمام فرمایا اور مجھے یہ سعادت حاصل کرنے کا موقع مُہیّا فرمایا، اِس مدرسے میں یہ میری پہلی حاضری نہیں ہے اِس سے پہلے بھی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حاضری کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور اِس مدرسے کے حالات اور اُس کے طریقۂ کار سے متعلق جو معلومات حاصل ہوتی رہتی ہیں اُن سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ بڑی مسرّت (خوشی) ہوتی ہے اور یہ اُمید بنتی ہے کہ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ تَعَالٰی یہ مدرسہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے دین کی تعلیم وتبلیغ میں ایک نمایاں کردار ادا کرے گا، اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اِس کی کوششوں میں برکت عطا فرمائے اور درحقیقت یہ مدرسے کی کامیابیاں اللہ جل جلالہ کا فضل وکرم ہے، اُن کی توفیق ہے اور ظاہر حالات اور ظاہرِ اسباب میں ہم سب کے بزرگ ومخدوم حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا فیضِ نظر کا کرشمہ ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اُن کو با یں فیوض تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھیں اور اُن کے فیوض سے ہمیں مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

دوسروں سے زیادہ اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہئے: مجھ سے یہ فرمائش کی گئی تھی کہ یہاں حاضر ہوکر کوئی دین کی بات آپ حضرات کی خدمت میں پیش کروں اور حقیقت یہ ہے کہ ہم سب اس بات کے محتاج ہیں کہ ہم سب تھوڑے تھوڑے وقفہ سے اپنا جائزہ لیا کریں اور اپنے حالات میں بہتری لانے کی کوشش کریں، ہم میں سے کوئی اس سے مستثنیٰ نہیں۔ لہٰذا جب مجھے کبھی اِس قسم کے خطاب کی دعوت دی جاتی ہے تو میں سب سے پہلے اپنے نفس کو اُس کا مخاطب سمجھتا ہوں، چوں کہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہم میں سے ہر شخص اور سب سے زیادہ میں خود اصلاح کا محتاج ہوں اور اگر اپنی اصلاح کی نیت سے کوئی بات کی جائے تو خود اپنا نفس اس کا مخاطب ہونا چاہئے اور یہ دُعا کرتا ہوں کہ یا اللہ! ایسی بات اپنے فضل وکرم سے دل میں ڈال دیجئے اور زبان پر جاری فرمادیجئے جو میرے حق میں بھی فائدہ مند ہو اور سُننے والے کے حق میں بھی فائدہ مند ہو۔ اللہ تعالیٰ اِس کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

حالاتِ حاضرہ کی دِگرگوں صورتِ حال اوراِس کا علاج

اس وقت میں نے ایک آیتِ کریمہ آپ حضرات کی خدمت میں تلاوت کی ہے، اُسی آیتِ کریمہ کی بنیاد پر کچھ گزارشات پیش کرنا چاہتا ہوں، اللہ جل ّجلالہ سے التجا ہے کہ اُسے صحیح طور پر بیان کرنے کی بھی توفیق عطا فرمائے اور اُسے ہم سب کی اصلاح کا ذریعہ بھی بنائے آمین۔

یہ آیتِ کریمہ میں نے اس لئے اس وقت تلاوت کی ہے کہ آج ہم ایک ایسے دور میں زندگی گزار رہے ہیں جہاں حالات، خاص طور سے دینی حالات، اَخلاقی حالات... خاص طور پر ہمارے ملک میں انتہائی پستی کی طرف جاتے ہوئے نظر آرہے ہیں۔ لوگوں کی زبان پر ہر وقت یہ شکوہ ہے اور بڑی حد تک برحق بھی ہے کہ ہم عہدِ زوال کے اندر پیدا ہوئے ہیں، انحطاط کے دور کے اندر پیدا ہوئے ہیں، چاروں طرف مسائل کا ایک انبار ہے، بدامنی ہے، دہشت گردی ہے، جان ومال کا تحفظ نہیں ہے، آبرو کا تحفظ نہیں، عریانی اور فحاشی کا بازار گرم ہے بے دینی کے ہرکارے چاروں طرف پھیلے ہوئے ہیں، سیاسی اعتبار سے ہمارے اُوپر وہ لوگ مسلط ہیں جن کے بارے میں نبی کریم سرورِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ ''جو تم میں سے بدترین لوگ ہوں گے وہ تم پر امیر بنادیئے جائیں گے''۔ [ترمذی]

معاشی اعتبار سے الگ بدحالی ہے، غربت اور ناداری ملک میں پھیلی ہوئی ہے، رشوت ستانی کا بازار گرم ہے، دفتروں میں کام کرنے کے لئے کوئی لے جانا چاہے تو لوگ حرام کھانے کے لئے منہ کھولے بیٹھے ہیں اور رشوت کو شیرِ مادر (مرغوب چیز) سمجھ لیا گیا ہے، غرض جس شعبۂ زندگی کا جائزہ لیا جائے تو ہر ایک شعبۂ زندگی میں ایک عجیب ابتری کی کیفیت نظر آتی ہے۔ ایسے حالات میں اگر کوئی دین کی بات کہی جاتی ہے تو بہت سے لوگوں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ہم کیا کریں؟ ماحول ہی اتنا خراب ہے، دُنیا اتنی بگڑ گئی ہے اسی ماحول میں ہم جی رہے ہیں تو اپنے آپ کو اس ماحول کے اثرات سے، اس کے زہریلے اثرات سے کس طرح بچائیں؟ گناہوں سے اپنے آپ کو کیسے محفوظ کریں؟ بازار میں نکلتے ہیں تو نگاہوں کو پناہ نہیں ملتی، کانوں میں حرام اور ناجائز چیزوں کی آوازیں پڑتی رہتی ہیں۔ غرض ایک ایسے ماحول میں جی رہے ہیں کہ جہاں بے دینی اور فسق وفجور کا بازار گرم ہے، تو ایسے میں ہم کس طرح اپنے آپ کو اُس معیار پر لائیں جو شریعت اور سنّت کا معیارِ مطلوب ہے؟ بعض لوگ تو یہ بھی سوچنے لگتے اور بعض دفعہ یہ بات زبان پر بھی آجاتی ہے کہ یا اللہ! آپ نے ہمیں پیدا ہی ایسے زمانہ میں کیا جب چاروں طرف فسق وفجور کا بازار گرم تھا تو ہم کیا کرتے؟ اگر آپ نے ہمیں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے دور میں پیدا کیا ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اَخلاق وکردار کا کوئی عکس ہمارے اندر بھی آجاتا۔ تو میں نے جو آیتِ کریمہ تلاوت کی ہے یہ درحقیقت اِن ہی خیالات اور انہی سوالات کا جواب ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اِس آیت کریمہ میں دیا ہے۔ اور اِس کے اُوپر اگر غور کیا جائے تو نہ صرف یہ کہ ان سوالات کا جواب ملتا ہے بلکہ جو فضا کے اُوپر بہت پھیلی ہوئی مایوسی ہے اُس مایوسی کا بھی علاج اس آیت میں موجود ہے۔.... (باقی ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ شمارہ میں)

اِصلاحی مجالس

اخذ و ترتیب مولانا زین العابدین صاحب، لاہور

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّھُمْ کَانُوْا یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ وَ یَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَھَبًا وَّ کَانُوْا لَنَا خَاشِعِیْنَ ۝ ﴿الانبیاء: 90﴾

”بے شک تمام انبیاء علیہم السلام ایسے تھے کہ وہ نیک کاموں میں جلدی کرتے تھے اور ہمیں خوف و شوق کے ساتھ پکارتے تھے، اور ہم سے ڈرتے تھے۔“

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ان تین اعمال کا ذکر فرمایا ہے جو کہ انبیاء علیہم السلام میں پائے جاتے تھے: 1 اِنَّھُمْ کَانُوْا یُسَارِعُوْنَ فِی الْخَیْرَاتِ ...میں اُن کے ہاتھ اور پاؤں کے اعمال کا ذکر ہے کہ ”وہ نیک کام کرنے میں جلدی کرتے تھے۔ 2 وَ یَدْعُوْنَنَا رَغَبًا وَّ رَھَبًا...میں اُن کے زبان کے عمل کا ذکر ہے ”وہ ہمیں پکارتے اور ہم سے دُعا مانگتے تھے“۔ 3 وَّ کَانُوْا لَنَا خَاشِعِیْنَ ...میں اُن کے دل کے اعمال کا ذکر ہے کہ وہ ہم سے ڈرتے تھے۔

علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں...کا مطلب

انبیاء علیہم السلام کے پاس علم تو تھا ہی، کیوں کہ نبی کہتے ہی اُسے ہیں کہ جس پر اللہ تعالیٰ کی وحی آتی ہے۔ لیکن اُن کا علم ایسا تھا کہ جس کو عمل لازم تھا۔ انبیاء علیہم السلام کے عمل کے برابر کسی کا عمل ہو ہی نہیں سکتا کیوں کہ اُن کا علم اور عمل اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ ”علماء انبیاء کے وارث ہیں“۔ [ترمذی: 2682، ابوداؤد: 3643، ابن ماجہ: 2231]

علماء حضرات یہ بات سُن کر بڑے خوش ہوتے ہیں کہ ہم انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں، لیکن اُنہیں یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ وارث تب ہی ہوں گے جب کہ علم کے ساتھ ساتھ اس پر عمل بھی پورا ہو کیوں کہ ایسا علم کافی نہیں جس پر عمل نہ ہو، اس لئے کہ علم تو شیطان کے پاس بھی بہت ہے جس کے ذریعہ وہ علماء کو گم راہ کرتا ہے اور عالم کو وہی گم راہ کرسکتا ہے جو علم میں اُس سے بڑھا ہوا ہو جیسے قانون دان کو وہی گم راہ کرسکتا ہے جو قانون دانی میں اُس سے بڑھا ہوا ہو۔ تو شیطان بھی علماء کو گم راہ کرتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ شیطان کا علم علماء کے علم سے اونچے درجہ کا ہے لیکن شیطان اپنے علم پر عمل نہیں کرتا، اس لئے کہ اگر وہ اپنے علم پر عمل کرتا تو ضرور توبہ کرتا کہ میں لوگوں کو آخرت سے دور کرتا ہوں یہ میری غلطی ہے کیوں کہ علم کا تقاضہ ہی یہی ہے کہ اُس پر عمل ہو۔

علم حاصل کرنے کا اصل مقصد

علم ذریعہ ہے اور اُس پر عمل کرنا اصل مقصود ہے۔ یعنی علم پڑھنے کا مقصد اُس پر عمل کرنا ہوتا

ہے۔ اگراُس پر عمل نہ کرے تو وہ علم جہالت ہے کیوں کہ علم وہی معتبر ہے جس پر عمل بھی ہو اور عمل بھی پورااور کامل ہو۔ انبیاء علیہم السلام کا عمل پورا تھا، اُس میں کسی قسم کی کمی نہیں تھی۔

قیامت کے دن ایک شخص کو عذاب ہورہا ہوگا اور اُس کی آنتیں باہر نکل آئیں گی اور وہ شخص اپنی انتڑیوں پر چکر لگا رہا ہوگا۔ لوگ اُسے کہیں گے کہ آپ تو ہمیں وعظ و نصیحت کیا کرتے تھے، (آپ کا یہ حال کیسے؟) وہ کہے گا کہ ہاں! میں وعظ و نصیحت تو کیا کرتا تھا لیکن میں خود اُس کے خلاف عمل کرتا تھا۔ [مسندِ احمد: 21848]

؎ اِنْ کُنْتَ لَاتَدْرِیْ فَتِلْکَ مُصِیْبَۃٌ
وَاِنْ کُنْتَ تَدْرِیْ فَالْمُصِیْبَۃُ اَعْظَمُ

”اگر تو نہیں جانتا تو یہ مصیبت ہے
اور اگر تو جانتا ہے تو یہ بڑی مصیبت ہے“۔

یعنی اگر کوئی شخص جاننے کے باوجود عمل نہیں کرتا تو اُس کے لئے بڑی مصیبت ہے اور اُسے زیادہ عذاب ہوگا، اسی طرح عمل کے لئے نہ جاننے کا بہانہ کبھی بھی کارآمد نہ ہوگا، اِس لئے علم پر عمل کرنا اصل مقصود ہے۔ اور اگر مقصود ہمارے سامنے ہوگا تو ہم علم اچھی طرح حاصل کریں گے اور اگر مقصود سامنے نہیں ہوگا تو علم میں بھی کمزوری ہوگی۔

ایک واقعہ

؎ شَکَوْتُ اِلٰی وَکِیْعٍ سُوْءَ حِفْظِیْ
فَاَوْصَانِیْ اِلٰی تَرْکِ الْمَعَاصِیْ
فَاِنَّ الْعِلْمَ فَضْلٌ مِّنْ اِلٰھِیْ
وَفَضْلُ اللّٰہِ لَایُعْطٰی لِعَاصِیْ

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ”میں نے اپنے استاد حضرت وکیع رحمہ اللہ تعالیٰ سے شکایت کی کہ میرا حافظہ بہت کمزور ہے، پس انہوں نے مجھے وصیّت فرمائی کہ گناہ چھوڑ دو، کیوں کہ علم اللہ تعالیٰ کا ایک فضل وانعام ہے، اور اللہ تعالیٰ کا فضل گناہ گار کو نہیں دیا جاتا“۔

اس لئے کہ گناہ گار تو دشمن اور باغی ہے اور باغی شخص پر فضل نہیں کیا جاتا بلکہ انعام اور فضل تو فرماں برداروں پر کیا جاتا ہے اِس لئے گناہ چھوڑو علم پر عمل کرو اِس سے علم میں ترقّی ہوگی۔

جس علم پر عمل نہ ہو وہ شیطانی علم ہے اور شیطان ملعون ہے اس پر لعنت کی گئی ہے اور لعنت کے معنیٰ ہیں ”رحمت سے دوری“ تو شیطان علم پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے رحمت سے دور کردیا گیا ہے۔

تو بہر حال انبیاء علیہم السلام کا وارث وہی عالم ہوگا جس کا علم و عمل اعلیٰ درجہ کا ہو۔ اور وہ ہاتھ، پاؤں زبان اور دل تینوں قسم کے اعمال کرتا ہو لیکن اگر وہ صرف زبان سے عمل کرتا ہو ہاتھ پاؤں اور دل سے نہ کرتا ہو یعنی دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف نہ ہو تو یہ عالم انبیاء علیہم السلام کا وارث نہیں ہوگا کیوں کہ اس کا عمل کامل نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق دیں آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ علم و عمل لاہور

معاشرہ میں دو قسم کے زہر بہت خطرناک ہیں

نَحمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

ہمارے معاشرہ میں زہر بہت پھیلتا جارہا ہے، پانی سے بھری ایک بالٹی میں زہر کی پڑیا ملادینے کے بعد کوئی اس پانی کو نہیں پیتا حالاں کہ وہ زہر مقدار میں معمولی ہے اس کے زہریلے پن کی وجہ سے معمولی مقدار سے بھی بچا جاتا ہے چہ جائے کہ زائد مقدار ہو مگر آج کل کے دور میں ہمارے معاشرے میں گناہوں کا زہر ہے پھیلتا جارہا ہے اور یہ اِس قدر پھیلا ہے کہ جتنے لوگ اتنے زہر (گناہ)۔

اس وقت ہمارے مسلم معاشرہ میں جو گناہ سب سے زیادہ پائے جاتے ہیں...وہ یہ دو ہیں:

1 بدنگاہی 2 غیبت اِن دونوں گناہوں کو زہریلا سمجھنے کے لئے ہم تیار ہی نہیں حالاں کہ یہ دونوں گناہ اندر ہی اندر عام آدمی تو کیا بڑے بڑے پڑھے لکھوں اور عالموں تک کو تباہ کرتے جارہے ہیں۔ بے پردگی کتنی عام ہے؟ بدنظری دن بھر میں کس قدر زیادہ ہوگئی ہے، غیر محرم کو دیکھنا اور بے ریش لڑکوں کو بُری نیّت سے دیکھنا اور تصویریں دیکھنا، بے ستر کو دیکھنا، گندے نالوں نالیوں کو دیکھتے رہنا وغیرہ یہ سب بدنگاہی کی صورتیں ہیں، یہ صورتیں نہ صرف ظاہر کو خراب کرتی ہیں بلکہ باطنی نور اور نسبتِ باطنیہ کا بھی صفایا کردیتی ہیں۔ پھر جب زبان کے چلنے کی باری آتی ہے تو ہم ہر دوسرے بندے کی عیب جوئی شروع کرنے لگتے ہیں کہ فلاں ایسا ہے ویسا ہے۔ کسی کی بُرائی کے ہم حق دار نہیں ہیں بلکہ یہ سمجھئے کہ غیبت کرنا بالاتفاق گناہ ہے اور گناہ گندگی ہے اور گندگی سے نکلنے کے راستے اللہ تعالیٰ نے الگ بنائے ہیں۔ منہ کو اللہ تعالیٰ نے گندگی نکلنے کی راہ نہیں بنایا ہم اپنی بے احتیاطی سے زبان سے گناہ کرکے گویا زبان سے گندگی نکالنے کی کوشش میں ہیں۔ اپنی برائیاں کیا کم ہیں؟ جو ہم دوسروں کی برائیاں کرتے ہیں؟ یاد رہے کہ ہم غیبت کرنے کی وجہ سے بہت زیادہ نقصان اُٹھانے والوں میں شامل ہوسکتے ہیں۔ اس لئے ان گناہوں کے زہر کو خوب سمجھ کر ان سے بچا جائے یہ اندر ہی اندر بندے کو دنیا و آخرت ہر دو حیثیت سے تباہ کررہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان دونوں گناہوں سے خاص طور پر اور تمام گناہوں وفتنوں سے محفوظ فرمائیں اور دین پر پورا پورا عمل کرنے کی توفیق عطا فرماویں آمین

ثُمَّ اٰمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ

بدنظری اور غیبت...ان دو بیماریوں سے بہت زیادہ بچنا چاہئے۔ (مدیر)

کشکول

قارئینِ کرام کے مراسلات سے مزین

جیسا کام ویسا دام

حدیث نیکی کبھی بوسیدہ نہیں ہوتی، گناہ کبھی بھلایا نہیں جاتا، بدلہ دینے والا (اللہ تعالیٰ) کبھی نہیں مرتا، تو جو چاہے کرلے (اچھا یا بُرا) جیسا (عمل) کرے گا ویسا بدلہ دیا جائے گا۔

(مصنف عبدالرزاق حدیث: 20262، باب اغتیاب المغتیاب والشتم)

(مرسلہ: از عبدالمعید عابد، لاہور)

وہ ہم میں سے نہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "جو چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کی تعظیم نہ کرے، اچھی باتوں کا حکم نہ دے اور بُرے کاموں سے نہ روکے وہ ہم میں سے نہیں"۔ (ترمذی: 1921)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر آپ بڑے ہیں تو چھوٹوں پر رحم کیجئے، یعنی ان کی ایسی مدد کیجئے کہ وہ اچھے اخلاق سیکھیں، چھوٹوں کے سامنے ایسی غلطیاں نہ کیجئے جسے دیکھ کر وہ سمجھنے لگیں کہ یہ غلطیاں ہی نہیں، کیوں کہ ہمارے بڑے انہیں کرتے ہیں۔ اگر آپ چھوٹے ہیں تو بڑوں کا ادب واحترام کیجئے، اچھی باتوں کے اندر ان کا کہنا مانیے، پھر آپ کا طرزِ عمل یہ ہونا چاہئے کہ جہاں کوئی اچھا کام ہوتے دیکھیں تو اس کی تائید کیجئے اور لوگوں کو ہمیشہ اچھے کام کرنے کی نصیحت کرتے رہیں اور اگر کہیں بُرا کام ہوتے دیکھیں اسے فوراً روک دیجئے ایسا نہ ہو کہ اس چنگاری سے زور کی آگ بھڑکے اور سب کو جلا کر راکھ کر ڈالے۔

(مرسلہ: مولانا نوید جاوید صاحب، لاہور)

دنیا کی محبت کی علامتیں

1. ناجائز طریقے سے کمانا
2. ناجائز طریقے سے محفوظ کرنا
3. ناجائز طریقے سے خرچ کرنا۔

(از افادات: حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب مدظلہ)

(مرسلہ: اُمِّ قانتہ، لاہور)

حضرت نوح علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو نصیحت

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے سام کو نصیحت فرمائی: میرے پیارے بیٹے! قبر میں اس حال میں ہرگز داخل نہ ہونا کہ تیرے دل میں ذرّہ برابر تکبر ہو اس لئے کہ کبریائی (تکبر) کی چادر اللہ تعالیٰ کے لئے خاص ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی چادر کو پھاڑنے کی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر غضب ناک ہوجاتا ہے۔ اے میرے پیارے بیٹے! قبر میں اس حال میں ہرگز داخل نہ ہونا کہ تیرے دل میں ذرّہ برابر رحمت الٰہی سے نا اُمیدی ہو اس لئے کہ بدبخت گمراہ آدمی ہی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید ہوتا ہے۔

(کتاب الزھد لابن حنبل ص: 50)

(مرسلہ: محمد بابر، ہزارہ)

اَذان کی اہمیت وفضیلت

مولانا محمد طیب الیاس صاحب، لاہور

اذان کا معنیٰ ومطلب اور ابتداء: اللہ تعالیٰ کی عبادت (نماز) اور خیر وفلاح کی طرف بُلانے کا نام ہے، جب کہ شریعت کی اصطلاح میں خاص الفاظ کے ساتھ، خاص طریقہ پر، خاص نمازوں کے وقت کی اطلاع دینے کا نام "اذان" ہے۔ (مجمع الانھر 113/1)

اذان مروّجہ الفاظ کے ساتھ سن ا یا ۲ ھ میں مشروع ہوئی۔ پہلے پہل حضرت عبداللہ بن زید بن عبدربہ رضی اللہ عنہ نے یہ الفاظ خواب میں سُنے بعد میں وحی کے ذریعہ بھی ان الفاظ کی تائید ہوگئی۔

اذان کی ضرورت: اذان کی ضرورت اِس لئے محسوس ہوئی تاکہ سب لوگ مل کر ایک ہی وقت پر نماز ادا کرسکیں۔

اذان کا مقام ودرجہ: پانچ نمازوں اور جمعہ کی نماز کے لئے اذان کہنا "سنّتِ مؤکدہ" ہے اس کے علاوہ اور نمازوں کے لئے اذان مشروع نہیں۔ عام طور پر اذان کی خدمت کو لوگ معمولی اور گھٹیا کام سمجھتے ہیں حالاں کہ یہ بہت بڑی فضیلت اور ثواب کا کام ہے۔...

ملاحظہ ہو....:

1 اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "اور اس سے اچھی بات کس کی ہوگی جس نے اللہ تعالیٰ کی طرف بلایا"۔ ﴿حٰمٓ السّجدۃ:33﴾

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں "میرے علم کے مطابق یہ آیت مؤذنین کے بارے میں نازل ہوئی"۔ [درّ منثور 684/5]

2 اذان شعائرِ اسلام میں سے ہے، پس جو بستی والے اذان کہنا چھوڑ دیں گے اُن سے قتال کیا (لڑا) جائے گا (اسلامی حکومت) جیسا کہ امام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ [فتح القدیر 209/1]

فائدہ: جو چیزیں عبادات کا ذریعہ بنتی ہیں انہیں "شعائر" کہا جاتا ہے، اور قتال کیا جانا دین کی توہین کی وجہ سے۔

3 حدیث: "امام ذمّہ دار ہے اور مؤذن امانت دار ہے، اے اللہ عزوجل! ائمہ کی راہ نمائی فرما اور مؤذنین کی مغفرت فرما"۔

[ترمذی:20 ابوداؤد:517]

مؤذن امانت دار ہے اگر وہ وقت سے پہلے اذان کہہ دے تو وقت داخل ہوجانے پر اذان دوبارہ کہی جائے گی۔

4 حدیث: "اذان دینے والے قیامت کے دن دوسرے تمام لوگوں سے لمبی گردنوں والے ہوں گے"۔ [مسلم:878]

یعنی کہ قیامت کے دن مؤذنین اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت کو پانے والے ہوں گے۔

5 اذان سننے پر دعا قبول ہوتی ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ دو دعائیں ایسی ہیں

سنّت سے محبّت ہونا... ضروریاتِ دین میں داخل ہے۔ (محقق ابنِ ہمام... التحریر 225/2)

جو ردّ نہیں ہوتیں یا کم ہی ردّ ہوتی ہیں:
① اذان کے وقت کی دُعا ② لڑائی کے وقت کی دُعا جب کہ لشکر ایک دوسرے پر حملہ کریں۔ [دارمی:1200]

6 حدیث: مؤذن کی مغفرت کی جاتی ہے جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے اور اس کی اذان کی ہر خشک و تر مخلوق تصدیق کرتی ہے اور جتنے لوگ اس کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں ان کے ثواب کے برابر اس (مؤذن) کو ثواب ملتا ہے“۔ [مسند احمد 284/4، نسائی 13/2]

7 حدیث: جب تم نماز کے لئے اذان کہو تو اپنی آواز کو اونچا کر لیا کرو کیوں کہ مؤذن کی اذان کو آخری حصّہ تک جو جنّ، انسان اور کوئی چیز سنتی ہے تو قیامت والے دن وہ اس کے لئے گواہی دے گی۔ [بخاری، کتاب الاذان]

8 قبولیتِ دُعا کے کئی مواقع ہیں لیکن دُعائے وسیلہ... اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ... الخ [بخاری:589] کو خاص کیا اذان کے بعد معلوم ھوا کہ اذان کے بعد دُعا مانگنا قبولیتِ دُعا کے مواقع میں سے خاص موقع ہے۔ حدیث میں بھی آتا ہے کہ اذان اور اقامت کے دوران کی گئی دُعا ردّ نہیں کی جاتی“۔ [ابوداؤد 358/1، ترمذی 416/1]

9 حدیث: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان کا کتنا ثواب ہے تو وہ (اذان دینے کے لئے) تلواروں سے مقابلہ کر کے (اذان دینے کی) کوشش کرنے لگیں“۔
[مسند احمد 29/3]

10 حدیث: اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اذان اور پہلی صف میں نماز پڑھنے کا کتنا زیادہ ثواب ہے پھر ان کو (اذان اور پہلی صف میں نماز کا) موقع نہ ملے مگر یہ کہ وہ اس میں قرعہ اندازی کریں... تو وہ اس میں قرعہ اندازی کرنے لگیں۔ [بخاری 301/2، مسلم 325/1]

11 حدیث: تین قسم کے لوگ قیامت کے روز مُشک کے ٹیلوں پر ہوں گے: ① وہ غلام جو اللہ تعالیٰ کا حق بھی ادا کرے اور اپنے آقا کا بھی۔ ② جو شخص قوم کا امام ہو اور قوم والے اس سے راضی وخوش ہوں۔ ③ وہ شخص جو روز و شب پانچ نمازوں کے لئے اذان کہتا ہے۔ [ترمذی 526/3، مسند احمد 26/2]

12 حدیث: جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے سات سال اذان دیتا ہے تو اس کے لئے دوزخ سے آزادی لکھ دی جاتی ہے۔
[ترمذی 400/1، ابنِ ماجہ 240/1]

13 حدیث: اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اذان دینے والا اس شہید کی طرح ہے جو اپنے خون میں لت پت ہو۔ [طبرانی فی الاوسط: 1221]

14 حدیث: جب کسی بستی میں اذان دی جاتی ہے تو اذان کی برکت

بقیہ: صفحہ 22 پر

مرسلہ: مولانا مجیب الرحمٰن صاحب، ڈیرہ اسماعیل خان

جب بُرائی عام ہو جائے گی

(2) حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "جب زمین میں بُرائی عام ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ زمین والوں پر اپنی سزائیں نازل فرمائیں گے"۔ میں نے عرض کیا چاہے اُن میں نیک لوگ بھی ہوں گے تب بھی؟ فرمایا: "ہاں! اگرچہ اُن میں نیک لوگ بھی ہوں جو عذاب (عام) لوگوں پر پڑے گا ان (نیکوں) پر بھی آئے گا پھر وہ نیک لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے پاس پہنچ جائیں گے"۔ (کتاب العقوبات لابن ابی الدنیا: ح:3)

(3) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "اس اُمّت کے آخری دور میں زمین میں دھنسنا اور شکلیں بدلنا اور پتھروں کی بارش ہوگی"۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! تب بھی ہم ہلاک ہوں گے جب ہم میں نیک لوگ ہوں گے؟ فرمایا: "ہاں! جب برائی عام ہو جائے گی"۔ [ترمذی 41/2]

اللہ تعالیٰ کی مدد اُٹھ جائے گی

(4) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے مرسل حدیث ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا "یہ اُمّت اللہ تعالیٰ کی مدد اور سائے میں رہے گی جب تک (1) قرآن مجید پڑھنے والے امیروں کی طرف مائل نہ ہوں گے (2) اور نیک لوگ فاجروں (گناہ گاروں) کی صفائی نہ دیں گے (3) اور اچھے لوگ شریروں پر احسان نہ کریں گے، لیکن جب یہ تین کام تین قسم کے لوگ کرنے لگیں گے تو اللہ تعالیٰ اپنی مدد اُٹھا لے گا پھر ان کے متکبر و جابر لوگ ان پر مسلّط کر کے بُری سزا دے گا پھر ان پر غربت اور فاقے ڈال دے گا۔ (العقوبات ح:4)

جب لوگ ایسے ہوں گے

(5) حضرت حسن بصری رحمہ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: " (1) جب لوگ علم کو ظاہر کریں گے اور عمل چھوڑ دیں گے (2) اور زبانوں سے محبّت کا اظہار کریں گے اور دلوں میں بغض رکھیں گے (3) اور رشتہ داریاں توڑیں گے... اُن پر اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے گا اور اُن کو بہرہ اور اندھا کر دے گا (یعنی دل حق کے سننے اور دیکھنے سے بہرے اور اندھے ہو جائیں گے)۔

(العقوبات ح:10)

؎

میں انساں مگر اعمال کیا ہیں
آئینہ دیکھ کر شرما گیا ہوں

اللہ تعالیٰ ہمیں نیک اعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور بداعمالی سے محفوظ فرمائے۔ آمین

جاری ہے

کیا آپ نے کبھی یہ سوچا ہے؟

مرسلہ: ابو الخیر حنفی، لاہور

دُنیا کا ہر انسان کامیابی وترقّی کی خواہش رکھتا ہے اور اِسی کے لئے وہ اپنی تمام تر صلاحیتوں اور اپنی جوانی کو خرچ کرتا ہے لیکن دنیا کا نظام ایسا عجیب ہے کہ اس فانی دنیا میں انسان اپنی تمام پسندیدہ چیزیں حاصل نہیں کر سکتا بلکہ جو اللہ تعالیٰ نے نصیب اور مقدّر میں لکھا ہے وہی ملتا ہے گو انسان اپنی کامیابی وترقّی کے لئے اچھی تعلیم، اچھا کاروبار، اچھا عہدہ اور اچھی ملازمت حاصل کرنے کی خواہش رکھتا ہے مگر زندگی میں سکون واطمینان حاصل نہیں ہو پاتا اس کے باوجود ہر ایک یہ نعرہ لگاتا ہے کہ "اپنے مستقبل کو اچھا بنانے کی فکر کرو" لیکن اس دنیا کی نہ ختم ہونے والی دَلدَل سے تھوڑی دیر کے لئے باہر نکل کر کبھی آپ نے یہ بھی سوچا ہے کہ میں اپنی زندگی میں راحت وسکون کے تمام اسباب حاصل کر لینے کے باوجود ناکامی اور ہلاکت کے تاریک گڑھوں کی طرف چلا جا رہا ہوں، بھلا وہ کیسے؟ وہ ایسے کہ...

1. اذان ہوتی ہے نماز باجماعت پڑھنے کی فکر ہمارے دل میں پیدا نہیں ہوتی آخر کیوں؟
2. قرآن پاک جیسی عظیم الشان کتاب جو قیامت تک کے لئے محفوظ ہے اس کو پڑھنے کے لئے ہمارے پاس وقت نہیں آخر کیوں؟
3. دنیوی تعلیم حاصل کرنے کے لئے 24 گھنٹے خرچ کرتے ہیں مگر علمِ دین حاصل کرنے کے لئے ہمارے پاس وقت نہیں آخر کیوں؟
4. اپنا مستقبل بہترین بنانے کی فکر ہمیں آنکھ کھلنے سے ہی لگ گئی مگر اصل مستقبل قبر اور آخرت کی تیاری کی فکر ہم نے نہیں کی آخر کیوں؟
5. دنیوی راحت کے لئے اپنا سارا مال اپنی جان خرچ کر کے سب کچھ حاصل کیا مگر آپ ﷺ کے پیارے دین اور آپ ﷺ کی سنّتوں کو ہم نے اپنی زندگی میں جگہ نہ دی آخر کیوں؟
6. ہم میں بعض لوگ دین کے ساتھ وابستگی اور قرآن کے حافظ ہونے کے باوجود عمل کرنے سے گُریزاں (دور بھاگتے) ہیں آخر کیوں؟

ذرا سوچئے! اگر ایسی حالت میں ہمیں موت آجائے تو ہمارا کتنا بُرا حشر ہوگا، آخرت کا دردناک عذاب سہنے کی طاقت ہم میں نہیں، آج ہی سچے دل سے توبہ کیجئے کہ پہلے جو کچھ ہوا سو ہوا آئندہ اے اللہ! تیرے حکموں کو مانوں گا، آپ ﷺ کے طریقوں کے مطابق زندگی گزاروں گا، جائز دنیا کمانے کے ساتھ ساتھ آخرت کی بھی فکر کروں گا، کسی کا حق نہ ماروں گا غیبت، بدنظری، قطع کلامی، والدین کی نافرمانی وغیر گناہ نہیں کروں گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق دیں۔ آمین

خدا کی نعمتوں سے استفادہ (فائدہ اُٹھانا) حدود میں رہ کر کرنا چاہئے۔ (مولانا مناظر احسن گیلانی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وضو میں چند سائنسی حکمتیں

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنا چاہو تو منہ اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولیا کرو اور سر کا مسح کر کے پاؤں ٹخنوں سمیت دھولیا کرو۔ (المائدۃ: 6)

یعنی کامل طریقہ سے وضو کر لیا کرو۔

از مدیر ماہ نامہ ''علم وعمل''، لاہور

وضو میں حق تعالیٰ جل شانہ نے بڑی حکمتیں چھپا رکھی ہیں۔

عجیب واقعہ: بیلجیم کی یونیورسٹی کے ایک طالب علم نے سوال کیا کہ وضو میں کیا کیا سائنسی حکمتیں ہیں؟ سب لاجواب رہے حتیٰ کہ ایک عالم بھی جواب نہ دے سکے، کچھ لوگوں نے اس سے وضو کی کافی خوبیاں ذکر کیں، وہ طالب علم ان سے پوچھنے لگا کہ گردن کے مسح کی کیا حکمت ہے؟ وہ بھی نہ بتا سکے بالآخر کچھ عرصہ کے بعد وہ دوبارہ آیا اور اس نے خود بتایا کہ ہمارے پروفیسر صاحب نے دورانِ لیکچر بتایا ہے کہ اگر گردن کی پُشت اور اطراف پر روزانہ پانی کے چند قطرات لگتے رہیں تو ریڑھ کی ہڈی اور حرام مغز کی خرابی سے پیدا ہونے والے اَمراض سے بچاؤ ہوجاتا ہے چناں چہ وہ طالب علم کہتا ہے کہ میرے قبول اسلام کا یہی سبب بنا۔ **نیز** مغربی جرمنی کے سیمینار میں ایک ڈاکٹر نے اپنے مقالہ میں حیرت انگیز انکشاف کیا کہ میں نے ڈِپریشن کے چند مریضوں کو روزانہ پانچ دفعہ منہ دُھلایا کچھ عرصہ بعد ان کی بیماری کم ہوگئی پھر مریضوں کے دوسرے گروپ کو روزانہ ہاتھ پاؤں منہ دُھلاتا تو ان کی بیماری میں بہت زیادہ فرق پڑ گیا، یہی ڈاکٹر مقالہ کے آخر میں اقرار کرتا ہے کہ مسلمانوں میں وضو کی وجہ سے مایوسی کا مرض کم پایا جاتا ہے۔

وضو میں سائنسی پہلو: (1) ایک ہارٹ اسپیشلسٹ ڈاکٹر کا بڑے یقین سے کہنا ہے کہ بلڈ پریشر کے مریض کو وضو کرائیں پھر دوبارہ چیک کرنے پر بلڈ پریشر لازماً کم ہوگا۔ (2) وضو میں باترتیب اعضاء دھونے سے جسم کا اعصابی نظام مطلع ہوتا ہے پھر چہرے دماغ کی رگوں کو آہستہ آہستہ اثرات پہنچتے ہیں جس میں فالج کی روک تھام کا انتظام قدرت نے رکھا ہے۔ (3) مسواک سے حافظہ قوی، معدہ درست، منہ کے چھالوں سے نجات، کھانا ہضم، بلغم دور، نظر تیز، بڑھاپا مؤخر ہوجاتا ہے۔ (4) ہاتھ دھونے سے جراثیم اور مختلف بیماریاں دور ہوجاتی ہیں۔ (5) کلی کرنے سے صفائی ہوتی ہے اور منہ کے کنارے پھٹنے سے محفوظ رہتے ہیں نیز چھالے نہیں پڑتے۔ (6) ناک میں پانی ڈالنے سے صفائی ہوجاتی ہے اور ناک میں اندرونی غیر مرئی

وضو میں طہارت وعبادت کی نیت صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے ہونی چاہئے۔ (مدیر)

روؤں کی کارکردگی کو قوّت پہنچتی ہے اور بہت سی بیماریوں سے نجات ملتی ہے۔ (7) چہرہ دھونے سے منہ پر کیل نہیں نکلتے یا کم نکلتے ہیں **نیز** امریکن کونسل فار بیوٹی کی منبر خاتون نے کہا کہ مسلمانوں کو کسی قسم کے کیمیائی لوشن کی ضرورت نہیں وضو سے اُن کا چہرہ دُھل کر کئی بیماریوں سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ (8) آنکھیں دُھلنے سے کئی خطرناک بیماریوں سے بندہ بچا رہتا ہے۔ ایک انگریز ڈاکٹر نے اپنے مقالہ میں اس بات پر زور دیا ہے کہ آنکھوں کو دن میں کئی دفعہ دھوتے رہنا چاہئے ورنہ کئی خطرناک بیماریوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ الحمدللہ ہم وضو کی بدولت اِن بیماریوں سے بچے رہتے ہیں۔ **نیز** اندھاپن سے بھی تحفظ ہوجاتا ہے۔ (9) وضو میں کہنیوں سمیت ہاتھ دھونے سے دل جگر اور دماغ کو قوّت پہنچتی ہے **نیز** کہنیاں دھونے سے انسان دماغی واعصابی بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔ (10) مسح کرنے سے تمام اعصابی نظام کو توانائی ملتی ہے اور پاگل پن سے نجات ملتی ہے۔ (11) ہاتھ دھونے سے گرد وغبار اور جراثیم بہہ جاتے ہیں باقی ماندہ جراثیم پاؤں کی انگلیوں کے خلال سے نکل جاتے ہیں۔ (12) وضو کا بچا ہوا پانی پینا مستحب ہے اور باعثِ شفاء ہے۔ ایک مسلمان ڈاکٹر کا کہنا ہے کہ اس پانی پینے کا [1] پہلا اثر مثانے پر پڑتا ہے جس سے پیشاب کی رکاوٹ دور ہوتی ہے [2] ناجائز خواہش سے چھٹکارا ملتا ہے [3] تیسرا اثر یہ ہوتا ہے کہ جگر، معدہ اور مثانہ کی گرمی دور ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ صرف وضو میں بے شمار دنیاوی اور دینی فائدے ہیں چند دنیاوی فائدے آپ نے پڑھ لئے، ایک دینی فائدہ بھی ذکر کیا جاتا ہے کہ وضو کی بدولت ہاتھ منہ آنکھوں کانوں اور زبان اور پاؤں سے چھوٹے چھوٹے لاکھوں گناہوں کو فوراً مٹادیا جاتا ہے۔ [مسلم:600]

بڑے گناہ تو توبہ سے معاف ہوتے ہیں البتہ چھوٹے گناہ وضو سے سب دُھل جاتے ہیں اسی وجہ سے حدیث شریف میں ہے کہ "وضو کامل کیا کرو"۔ [بخاری:163، مسلم:593] یعنی تمام سنتوں اور مستحبات کی رعایت رکھتے ہوئے وضو کیا کرو"۔ نیز وضو عباداتِ مقصودہ نہیں مقصود تو اس کے بعد والی عبادت (نماز وغیرہ) ہوتی ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ ربّ تعالیٰ غیر مقصود عبادت سے اتنے دنیاوی اور اُخری فوائد دے رہے ہیں تو مقصودی عبادت جب بندہ ادا کرلے گا تو کس قدر ثواب اور قرب، درجات مل سکتے ہیں اس لئے نماز میں کبھی سستی نہ کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح سمجھ نصیب فرمائیں

آمِین ثُمَّ آمِین یَارَبَّ الْعٰلَمِینَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

وضو میں سائنسی فوائد بغیر نیّت کے خود ہی حاصل ہوجاتے ہیں یعنی سائنسی فوائد کے لئے وضو نہ کیا جائے بلکہ ثواب کے لئے کیا جائے۔ (مدیر)

تبصرہ و تعارف

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلیٰ رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعَلیٰ اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

نام کتاب: گلدستۂ مغفرت صفحات 240 ملنے کا پتہ: مکتبہ سید احمد شہید 10 الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور (مطبوعہ: زم زم پبلشرز)

یہ کتاب حضرت مولانا محمد عمر پالن پوری رحمہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادے مولانا محمد یونس پالن پوری مدظلہ کی لکھی ہوئی ہے۔ ماشاء اللہ تعالیٰ دیدہ زیب اور خوب صورت ٹائٹل کے ساتھ مزیّن ہے۔ اس کتاب کے وجود میں قابل و فاضل مؤلف صاحب کی دس سالہ محنت ہے اور اللہ تعالیٰ کی خصوصی مدد ہے۔ یہ کتاب ماشاء اللہ تعالیٰ اتنی عمدہ ہے کہ اپنے نام سے ہی اپنی جھلک دکھا رہی ہے۔ انسان خطا کار ہے مگر مایوس کیوں کھڑا ہے؟ اللہ تعالیٰ کی مغفرت کے اسباب اور رحمتوں کے سمندر کو بھی تو دیکھئے۔ اس کتاب میں گناہ معاف کرانے کے نبوی نسخے باحوالہ ماشاء اللہ تعالیٰ درج کئے گئے ہیں۔ اس کتاب کی ترتیب کچھ اس طرح ہے کہ پہلے آیاتِ مغفرت و رحمت باترجمہ و باحوالہ لکھی گئی ہیں۔ پھر ان احادیث مبارکہ کو عنوانات کے ساتھ باحوالہ و باترجمہ لکھا گیا ہے جن میں بندہ کی بخشش کے ذرائع بتائے گئے ہیں۔ اس کتاب کی تصحیح و نظرِ ثانی دارالعلوم دیوبند کے استاذ الحدیث واستاذ الفقہ حضرت مولانا محمد امین صاحب مدظلہ نے کی ہے جس سے کتاب کی افادیت بڑھ گئی۔

اس کتاب کی تین بڑی خوبیاں ہیں: **1** اس کا موضوع ہی ماشاء اللہ تعالیٰ ایسا ہے کہ ہر بندہ کو اس کی ضرورت ہے، اس پر محنت و کاوش بہت بڑی عبادت ہے، اللہ تعالیٰ قبول و منظور فرمائیں اور اپنی رحمت کے صدقہ میں بلا عذاب و بلا حساب ہم سب کی مغفرت فرمادیں آمین۔ **2** ہر آیت اور ہر حدیث باحوالہ و باترجمہ ہے، اس کی بہت اہمیت ہوتی ہے کہ اصل عبارت اور اس کا ترجمہ اور حوالہ ساتھ ہو۔ **3** صحابہ کرام کے نام کے ساتھ ''رضی اللہ تعالیٰ عنہ'' کا لفظ پورا لکھا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم کے نام نامی اور تذکرہ کے ساتھ ''صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ اٰلہ وسلم'' پورا لکھا ہے اس جگہ بہت سے مصنفین خطا کر جاتے ہیں یعنی صرف ''رض'' اور ''صلعم'' پر اکتفاء کرتے ہیں الحمد للہ فاضل مؤلف نے مبارک عنوان و موضوع پر ایسا نہیں کیا بلکہ ''رض'' کی جگہ ''رضی اللہ عنہ'' پورا لکھا اسی طرح درود کے موقع پر پورا درود پاک لکھا۔ اللہ تعالیٰ فاضل مؤلف صاحب کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔ اگر چہ ہمارے پاس تبصرہ کے لئے دو عدد کتابیں نہیں آئیں تھیں مگر کتاب بہت پسند آئی اس لئے تعارف کے عنوان سے کچھ لکھ دیا گیا، اللہ کرے یہ کتاب ہر گھر بلکہ ہر فرد کے پاس آئے اور وہ پڑھے اور اپنے طور پر اپنی بخشش و مغفرت کا پروانہ حاصل کرنے والا بنے۔ اور مدیر ماہنامہ علم وعمل لاہور کا یہ تعارف دینا مدیر کے ہر لمحۂ زندگی کا کفّارہ بن جائے آمین

ثُمَّ اٰمِیْن یَارَبَّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِیْنَ۔

''گلدستۂ مغفرت کتاب بار بار پڑھتے جائیے اور عمل کرتے جائیے۔'' (مدیر)

اِرشاداتِ اکابر

مولٰنا محمد عمر فاروق صاحب۔لاہور

تین کام بہت سخت ہیں

حضرت امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تین کام بہت سخت ہیں:

1. پیسہ کی کمی کے وقت سخاوت کرنا۔
2. تنہائی میں پرہیزگار (نیک) رہنا۔
3. جن سے خوف یا اُمید ہو اُن کے سامنے حق بات کہنا۔ (ملفوظات امام شافعی ص:9)

بدبختی کی تین علامتیں

حضرت ابوعبداللہ بلخی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ بدبختی کی تین علامتیں ہیں: (1) کسی انسان کو علم دیا گیا ہو مگر عمل سے محروم ہو (2) اگر عمل عطا کیا گیا ہو تو اخلاص سے محروم ہو (3) کسی کو نیک لوگوں کی صحبت نصیب ہو مگر وہ ان کا احترام نہ کرتا ہو۔

(اسلاف کے سنہرے اقوال ص 172)

سب سے بڑی سزا

حضرت عبدالرحمٰن ابن الجوزی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ”سب سے بڑی سزا یہ ہے کہ سزا پانے والے کو اس سزا کا احساس نہ ہو اور اس سے سخت یہ ہے کہ ایسے کاموں پر خوش ہو جو درحقیقت سزا ہوں جیسے حرام مال کما کر خوش ہونا، گناہ کر کے اترانا اور جس کی یہ حالت ہو جائے وہ کبھی نیکی میں کامیابی حاصل نہیں کرسکتا“۔

(صید الخاطر 17/1)

بعض جگہ سکوت (خاموشی) بھی عبادت ہے

حکیم الاُمّت حضرت مولٰنا اشرف علی صاحب تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہر جگہ ذکر ہی عبادت نہیں بلکہ بعض جگہ سکوت بھی عبادت ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ ایک **حدیث شریف** میں آیا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کے وقت جب اس درجہ استعجام (پڑھنے میں گڑبڑ) ہونے لگے کہ کچھ کا کچھ نکلنے لگے اس وقت حکم ہے کہ خاموش رہو۔ [مسلم:1872] (ملفوظات حکیم الامت 171/1)

مجھے دو چیزوں کا بڑا اندیشہ ہے

حضرت مولٰنا محمد الیاس صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ دو چیزوں کا مجھے بڑا فکر ہے اُن کا اہتمام کیا جائے: (1) ایک ”ذکر“ کا کہ اپنی جماعت میں اس کی کمی پا رہا ہوں ان کو ذکر بتلایا جائے، (2) دوسرے ”مال داروں کو زکوٰۃ کا مصرف سمجھایا جائے“۔ ان کی زکوٰتیں اکثر برباد جا رہی ہیں مصرف میں خرچ نہیں ہوتی ہیں، مال داروں کو ایسے لوگوں کو تلاش کرنا چاہئے جو واقعی ضرورت مند اور زکوٰۃ کے صحیح مستحق ہوں۔ یہ جو پیشہ ور سائلوں اور عام چندہ مانگنے والوں کو زکوٰۃ دیتے ہیں بسا اوقات اس سے ان کی زکوٰۃ مصرف پر ادا نہیں ہوتی ہے۔

(ملفوظات حضرت مولٰنا محمد الیاس صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ ص:49)

حدیث: حلال کاموں میں سب سے زیادہ مبغوض کام اللہ تعالیٰ کے نزدیک طلاق دینا ہے۔ [ابوداؤد]

حضرت جعفر طیّار رضی اللہ عنہ

مولانا محمد شریف صاحب
لاہور

نام و نسب: حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ

کنّیت: ابو عبداللہ اور ابوالمساکین،

والد کا نام: عبد مناف (ابو طالب)،

والدہ کا نام: فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

لقب: ذوالجناحین اور طیّار، نبی کریم ﷺ کو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی جدائی کا عرصہ تک شدید غم رہا یہاں تک کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے خوش خبری و بشارت دی کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو دو کٹے ہوئے بازوؤں کے بدلے میں دو نئے بازو عنایت کئے ہیں جن سے وہ جنّت میں فرشتوں کے ساتھ مصروف پرواز رہتے ہیں چناں چہ "ذوالجناحین اور طیّار" ان کا لقب ہو گیا۔ [صحیح بخاری: 3506]

نبی کریم ﷺ کے چچازاد بھائی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے سگے بھائی تھے اور عمر میں ان سے دس سال بڑے تھے۔ اور ان کے دوسرے بھائی عقیل رضی اللہ عنہ جعفر رضی اللہ عنہ سے دس سال بڑے تھے اور طالب عقیل رضی اللہ عنہ سے دس سال بڑے تھے گویا چاروں بھائیوں میں دس دس سال کا فرق تھا۔ (أسد الغابة 181/1)

قبولِ اسلام: نبی کریم ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ عبادت میں مشغول تھے، ابو طالب نے جب اس طرح دیکھا تو دل پر خاص اثر ہوا، حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کو کہا تم بھی اپنے چچازاد (نبی علیہ السلام) کے پہلو میں کھڑے ہو جاؤ حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے بائیں طرف کھڑے ہو کر نماز ادا کی اور عبادت میں ایسی لذّت ملی کہ ہمیشہ کے لئے نبی کریم ﷺ کی صحبت میں شامل ہوئے اور اسلام قبول کر لیا اس وقت تک صرف اکتیس بتیس آدمی سعادتِ اسلام سے مشرف ہوئے تھے۔ (أسد الغابة 181/1)

ہجرت حبشہ: مشرکین کے ظلم و ستم سے تنگ آ کر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے جب مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی تو مشرکین قریش نے یہاں بھی چین نہ لینے دیا اور نجاشی کے دربار میں ایک وفد بھیج کر درخواست کی ان کو ہمارے ساتھ واپس بھیج دیں کیوں کہ انہوں نے ایک نیا مذہب ایجاد کیا ہے تب نجاشی نے مسلمانوں سے پوچھا کہ وہ کون سا مذہب ہے؟ اس موقعہ پر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے نجاشی کے دربار میں ایک پُر جوش تقریر کی اور آخر میں نجاشی کے کہنے پر سورۂ مریم کی چند آیتیں تلاوت کیں تو نجاشی پر ایک خاص کیفیّت طاری ہو گئی اس نے کہا "خدا کی قسم! یہ اور توریت ایک ہی چراغ کے عکس ہیں اور قریش کے سفیروں سے مخاطب ہو کر کہا واللہ میں ان کو کبھی واپس نہ جانے دوں گا"۔ [مسند احمد 201/1]

ہجرتِ مدینہ: چھ سال تک حبشہ میں رہنے کے بعد ۷ھ میں مدینہ آئے، جب مسلمان فتحِ

خیبر کی خوشی منا رہے تھے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سامنے آئے تو نبی کریم ﷺ نے ان کو گلے سے لگایا اور پیشانی چوم کر فرمایا میں نہیں جانتا کہ مجھ کو جعفر رضی اللہ عنہ کے آنے سے زیادہ خوشی ہوئی یا خیبر کی فتح سے۔ (اُسد الغابۃ 181/1)

فضائل و مناقب: حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سخی تھے غرباء و مساکین کو کھانا کھلانے میں ان کو خاص لطف آتا تھا، نبی کریم ﷺ ان کو "ابوالمساکین" کے نام سے یاد فرمایا کرتے تھے۔ [سنن ترمذی: 3766]

خود نبی کریم ﷺ ان سے فرمایا کرتے تھے کہ "جعفر! تم صورت و سیرت دونوں میں مجھ سے مشابہ ہو"۔ [صحیح بخاری: 4005]

اور یہ بھی فرمایا کہ "مجھ سے پہلے جس قدر نبی گزرے ہیں ان کو سات رفیق دیئے گئے تھے لیکن میرے رُفقائے خاص کی تعداد چودہ ہے ان میں سے ایک جعفر رضی اللہ عنہ بھی ہیں۔

(معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم: 3998)

غزوات: 8ھ میں مُوتہ پر فوج کشی ہوئی، نبی کریم ﷺ نے فوج کا عَلَم (جھنڈا) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو عطا کر کے فرمایا کہ "اگر زید شہید ہوں تو جعفر اور اگر جعفر بھی شہید ہوں تو عبداللہ بن رواحہ اس جماعت کے امیر ہوں گے"۔ [بخاری: 4013]

شہادت: مُوتہ پہنچ کر لڑائی شروع ہوئی تین ہزار مسلمانوں کے مقابلے میں ایک لاکھ کا لشکر تھا حضرت زید رضی اللہ عنہ (امیر لشکر) شہید ہوئے تو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے گھوڑے سے کود کر عَلَم (جھنڈا) کو سنبھال لیا اور دشمن کی صفوں میں گھس گئے، تیر کی بارش ہوئی تمام بدن زخموں سے چھلنی ہوگیا تمام بدن کے زخم نوّے سے زائد تھے اور کوئی زخم پشت پر نہ تھا دونوں ہاتھ بھی شہید ہوئے مگر عَلَم (جھنڈے) کو گرنے نہ دیا بالآخر شہید ہو کر گرے تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عَلَم (جھنڈا) ہاتھ میں لیا اور مسلمانوں کو بچا لائے۔ (طبقات ابن سعد)

عمر: کل عمر اکتالیس برس تھی۔

(اُسد الغابۃ 407/1)

اللہ تعالیٰ ہمیں صحابہ کرام کے نقش پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین ثمّ آمین

امامِ رُسُل ﷺ بموقع معراج

مشہور قول کے مطابق 27 / رجب کو واقعۂ معراج پیش آیا کہ نبی کریم ﷺ آسمانوں پر تشریف لے گئے، انبیاء و رُسل علیہم السلام سے ملاقاتیں کیں، جنّت و جہنّم کا مشاہدہ کیا، قربِ خداوندی اور دیدارِ الٰہی نصیب ہوا۔ اپنی اُمّت کے لئے نماز کا تحفہ لے کر آئے۔

یاد رہے کہ اس رات میں روز مرّہ کی عبادت کے علاوہ کوئی خاص عبادت ثابت نہیں۔

بقیہ: اذان کی اہمیت وفضیلت

سے اللہ تعالیٰ اس بستی کو اس دن اپنے عذاب سے بچادیتے ہیں"۔ [طبرانی فی الکبیر 257/1]

15 علاّمہ قسطلانی اور علاّمہ سیوطی رحمہما اللہ فرماتے ہیں کہ اذان امت محمدیہ کے خصائص میں سے ہے۔ (فتح اللہ ج 1 بحوالہ الخصائص الصغریٰ)

16 **حدیث:** میں آتا ہے کہ جب شیطان اذان کی آواز سنتا ہے تو وہ پادتا ہوا (یعنی ہوا خارج کرتا) ہوا دور بھاگ جاتا ہے۔ [بخاری 84/2، مسلم 291/1]

حدیث میں آتا ہے کہ یہاں تک کہ وہ "مقامِ روحاء" تک چلا جاتا ہے اور راوی کہتے ہیں کہ "مقامِ روحاء" مدینہ سے 36 میل دور ہے۔

[مسلم 325/2]

اور شیطان حواس باختہ ہوکر یا استہزاءً (مذاق اُڑاتے ہوئے) یہ ہوا خارج کرتا ہے۔

پس معلوم ہوا اذان کا مذاق اُڑانا شیطانی عمل ہوا۔

17 **حدیث:** "بے شک اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ بندوں میں سے ہیں ... وہ لوگ جو سورج، چاند، ستاروں کی رعایت رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے"۔ یعنی مؤذنین جو نماز کے اوقات کا حساب رکھ کر اذان دیتے ہیں۔ [طبرانی کمافی مجمع الزوائد 332/1]

بہرحال اذان دینا ایک بے حد فضیلت والا عمل ہے۔

حضرت مولانا صوفی محمد سرور صاحب دامت برکاتہم فارغ التحصیل ہونے والے طلباء کو نصیحت فرماتے ہیں کہ: "میرے نزدیک اذان کی خدمت مل جائے یہ گورنری سے زیادہ اونچی ہے"۔ اللہ تعالیٰ ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

حمدِ باری تعالیٰ

جنہوں نے نوازا نگاہِ کرم سے
برستی ہے رحمت اُنہی کے دم سے
وہ ناداں [1] ہے جو کہتے ہیں دنیا کو جنّت
تعلق ہے جن کا کسی بھی صنم [2] سے
میں عشقِ الٰہی میں پروانہ وار
گزر جاؤں اے کاش شمعِ حرم سے
ہمارے جہاں کے ہیں دل کش نظارے
یہ چلتا ہے عالَم اسی کے ہی دم سے
تیری یاد سے جب ملی دل کو راحت
تو پرواہ نہیں ہم کو رنج و اَلَم [3] سے
بلند ہوگا توحید کا جب بھی پرچم
خلاصی ملے گی فسادِ علم سے
زمیں آسماں اور یہ چاند تارے
ثنا [4] کررہے ہیں بہ صد چشمِ نم [5] سے
تیرے ذکر سے ہے میرے دل کی رونق
چمکتا ہے گوہرؔ بھی نورِ کرم سے

کلام: ذیشان گوہرؔ، ڈیرہ اسماعیل خان

1 بیوقوف 2 غیراللہ 3 تکلیف 4 تعریف 5 آنسو برساتی آنکھیں

آپ کے مسائل اور اُن کا حل

یکے از تلامذہ حضرت صوفی صاحب مدظلہ

موبائل اور بدگمانی: آج کل موبائل فون عام ہے اِس کے استعمال میں بدگمانی سے یوں بچیئے کہ دورانِ گفتگو جب رابطہ ختم ہوجائے تو اسے نیٹ ورک (Network) کا مسئلہ یا بیٹری (Battery) یا بیلینس (Balance) ختم ہونے کی علامت سمجھیں۔ اسی طرح اگر مطلوبہ آدمی آپ کی کال ریسیو (Receive) نہیں کررہا تو ہوسکتا ہے وہ کسی مجبوری میں ہو یا فون اس سے دور ہو یا کسی سواری پر یا بازار میں شور ہونے کی وجہ سے فون کی گھنٹی نہ سُن پارہا ہو اس لئے بدگمانی نہ کیجئے، کیوں کہ اچھے گمان کے لئے دلیل کی ضرورت نہیں جب کہ بدگمانی کے لئے دلیل کا ہونا ضروری ہے۔ (فقہی لطائف ص 385)

قسطوں میں زیادہ قیمت پر فروخت کرنا: جو دکان دار قسطوں میں اشیاء فروخت کرتے ہیں وہ عام بازاری قیمت سے زیادہ قیمت پر فروخت کرتے ہیں مثلاً ایک موٹر سائیکل کی قیمت عام بازار میں 50 ہزار روپے ہے لیکن قسطوں میں فروخت کرنے والے 65 ہزار روپے اس کی قیمت لگائیں گے۔ اب اگر اس کی یہ قیمت طے ہوجائے اور قسطیں متعین ہوجائیں کہ کتنی قسطوں میں اس کی ادائیگی کی جائے گی تو یہ صورت جائز ہے، البتہ اگر خریدار نے کوئی قسط وقت پر ادا نہ کی تو اس کی وجہ سے قیمت میں اضافہ نہیں ہوگا اس لئے کہ جب ایک مرتبہ قیمت متعین ہوگئی تو اس میں اضافہ کرنا بعد میں جائز نہیں ہے۔ (یعنی عموماً قسط کی ادائیگی میں تاخیر پر جرمانہ ہوتا ہے وہ ناجائز ہے) (تقریر ترمذی 104/1)

کیا غصّہ میں طلاق نہیں ہوتی؟

بہت سے لوگ میاں بیوی کے جھگڑے میں طلاق دے ڈالتے ہیں، جب غصہ ٹھنڈا ہوتا ہے تو باوجودے کہ کبھی طلاق بائن یا مغلّظہ ہوجاتی ہے پھر بھی بیوی بنا کر رکھتے ہیں، اُن کا نفس اور بے پڑھے بعض جاہل مفتی فتویٰ دے دیتے ہیں کہ غصّہ میں طلاق نہیں ہوتی۔ یہ غصّہ والا حیلہ بالکل غلط ہے۔

شریعت کی رو سے طلاق غصّہ میں بھی ہوجاتی ہے۔ حدّ یہ ہے کہ نشہ پی کر نشہ میں طلاق دے دے تو وہ بھی واقع ہوجاتی ہے، بعض جاہلوں کے فتویٰ پر عمل کرکے زندگی بھر گناہ کرتے رہتے ہیں۔ (از افادات: حضرت مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی صاحب مہاجر مدنی رحمہ اللہ تعالیٰ کتاب ... ''حیلے بہانے'' ص 205)

مسجد میں عقد نکاح:

مسجد میں عقدِ نکاح کرنا مستحب ہے۔

(کتاب الفقہ 456/1، ردالمحتار 619/1)

عورتوں کی نیک صفات

مولانا عبدالرحمٰن بن حضرت صوفی صاحب مدظلہ، لاہور

احادیثِ مبارکہ میں عورتوں کی چند ایسی صفات بیان کی گئی ہیں جن کی وجہ سے عورتیں دین میں بہت ترقی کر جاتی ہیں مثلاً **حدیث** نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ "اس عورت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو جو رات کو تہجد کے وقت اُٹھے اور نماز پڑھے اور اپنے خاوند کو بھی جگائے کہ وہ بھی نماز پڑھ لے، اور اگر وہ انکار کرے تو اس کے چہرہ پر چھینٹے مارے" (تاکہ وہ اُٹھ کر نماز پڑھ لے) [ابوداؤد: 1310]

اپنے عمل پر تو ثواب مل ہی رہا ہے صرف شوہر کو اُٹھانے پر نبی کریم ﷺ کی دُعا بھی نصیب ہو رہی ہے اور کتنا اُونچا مرتبہ ہوتا جا رہا ہے۔ پھر نبی کریم ﷺ نے عورتوں کے بارے میں کئی باتیں ارشاد فرمائی ہیں اگر یہ باتیں عورتیں اختیار کر لیں تو ان سے عورتوں کو بہت فائدے حاصل ہوں۔

حدیث نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "نیک بخت عورت کا سب سے اچھا خزانہ یہ ہے کہ اس کا خاوند اس کو دیکھ کر خوش ہو جائے، جب عورت کو کوئی کام بتادے تو وہ پورا کر دے، جب خاوند گھر میں نہ ہو تو اس کی عزّت و آبرو تھامے بیٹھی رہے"۔ [ابوداؤد 1666، مستدرکِ حاکم: 1487]

معلوم ہوا کہ عورتوں کے اندر یہ عمدہ صفات ہونی چاہئیں تاکہ نبی کریم ﷺ کے ارشاد کے مطابق بہترین خزانہ اور نیک بخت بن جائیں گویا یہ نیک بختی کی نشانیاں ہیں۔

حدیث ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے قریش کی عورتوں کی تعریف بیان فرمائی کہ "عرب کی عورتوں میں قریش کی عورتیں بڑی نیک ہیں ایک تو یہ کہ اپنے بچے کو شفقت اور محبّت سے پالتی ہیں اور دوسری بات یہ کہ اپنے خاوند کے مال کی حفاظت کرتی ہیں"۔ [بخاری: 3051 مسلم: 6620] **معلوم ہوا کہ** بچوں کی پرورش کرنا، بچوں کی اچھی تربیت کرنا اور اپنے شوہر کے مال کی حفاظت کرنا کہ اپنے بچوں کو مال ضائع نہ کرنے دینا اور کسی غیر کو مال نہ لینے دینا اس کی پوری پوری حفاظت کرنا یہ بھی عورتوں کی اچھی صفات میں سے ہے۔

حدیث نبی کریم ﷺ ارشاد فرمایا کہ "جو عورت پانچوں وقت کی نمازیں پڑھے، رمضان شریف کے روزے رکھے، اپنی عزّت و آبرو کی حفاظت کرے اور خاوند کی تابع داری کرے جنّت کے آٹھوں دروازے اس کے لئے کھول دیئے جائیں گے۔ جس دروازے سے چاہے جنّت میں چلی جائے۔

[طبرانی فی الاوسط: 4598، ابنِ حبان: 4163]

آئیے نماز سیکھیے (قسط:1)

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب، کراچی

نماز شروع کرنے سے پہلے: یہ باتیں یاد رکھیئے اور ان پر عمل ہے یا نہیں؟ پورا اطمینان کر لیجئے۔

(1) آپ کا رُخ قبلہ کی طرف ہونا ضروری ہے۔ (2) آپ کو سیدھا کھڑا ہونا چاہئے اور آپ کی نظر سجدے کی جگہ پر ہونی چاہئے، گردن کو جھکا کر ٹھوڑی سینے سے لگا لینا مکروہ ہے۔ اور بلا وجہ سینے کو جھکا کر کھڑا ہونا بھی دُرست نہیں ہے۔ لہٰذا اس طرح سیدھی کھڑی ہوں کہ نظر سجدے کی جگہ پر رہے۔ (3) آپ کے پاؤں کی اُنگلیوں کا رُخ قبلہ کی جانب رہے اور دونوں پاؤں سیدھے قبلہ رُخ رہیں (پاؤں کو دائیں بائیں ترچھا رکھنا خلافِ سنّت ہے) دونوں پاؤں قبلہ رُخ ہونے چاہئیں۔ (4) دونوں پاؤں کے درمیان کم از کم چار اُنگلی کا فاصلہ رکھنا چاہئے۔ (امداد الاحکام) (5) خواتین کسی موٹی اور بڑی چادر سے اپنے سارے جسم کو اچھی طرح ڈھانپ لیں، جس میں سر، سینہ، بازو، بانہیں، پنڈلیاں، مونڈھے، گردن وغیرہ سب ڈھکے رہیں۔ ہاں! اگر چہرہ یا قدم یا گٹوں تک ہاتھ کھلے رہیں تو نماز ہو جائے گی کیوں کہ یہ تینوں چیزیں ستر سے خارج ہیں اور اگر یہ بھی ڈھکی رہیں تب بھی نماز ہو جائے گی۔ (6) نماز کے لئے ایسا باریک دوپٹہ استعمال کرنا جس میں سر، گردن، حلق کے نیچے کا بہت سا حصّہ نظر آتا رہے، اسی طرح بازو، کہنیاں اور کلائیاں نہ چھپیں یا پنڈلیاں کھلی رہیں تو ایسی صورت میں نماز بالکل نہیں ہوگی، لہٰذا نماز کے وقت سارے جسم کو چھپانے کا خاص اہتمام کیجئے، اس مقصد کے لئے موٹا دوپٹہ استعمال کیجئے۔

(7) اگر نماز کے دوران چہرے، ہاتھ اور پاؤں کے سوا جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی کے برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہا جا سکے تو نماز نہ ہوگی اور اس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی مگر گناہ گار ہو گی۔ (8) ایسے کپڑے پہن کر نماز میں کھڑی ہونا مکروہ ہے جنہیں پہن کر انسان لوگوں کے سامنے نہ جاتا ہو۔ .... (جاری ہے)

نبی کریم ﷺ کی آخری وصیت: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ آخری وقت میں جب زبان مبارک سے پورے الفاظ نہیں نکل رہے تھے اس وقت بھی نبی علیہ السلام نے نماز اور غلاموں کے حقوق کی تاکید فرمائی۔ [الجامع الصغیر]

بے پردگی: نقصانات و خرابیاں

مرسلہ
اہلیہ عبید اللہ زاہد
سرگودھا

1 بے پردگی... اللہ تعالیٰ سے بغاوت ہے۔ 2 بے پردگی... دورِ جاہلیت کی رسم ہے۔ 3 بے پردگی... مغربی تہذیب کو اپنانا ہے۔ 4 بے پردگی... حیا کی کمی کی دلیل ہے۔ 5 بے پردگی... نفسانی جذبات برانگیختہ کرتی ہے۔ 6 بے پردگی... گناہ کی برائی اور خدا کا خوف دل سے نکال دیتی ہے۔ 7 بے پردگی... بسے گھر اُجاڑنے کا ذریعہ ہے۔ 8 بے پردہ عورت... مردوں کی مشابہت اختیار کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی لعنت کی مستحق بنتی ہے۔ 9 بے پردہ عورت... کا اللہ تعالیٰ کی عبادت میں دل نہیں لگتا اور دل میں ہر وقت ایک بے سکونی سی رہتی ہے۔ 10 بے پردگی... بسا اوقات باعزّت گھرانوں کی عزّت کو خاک میں ملا دینے کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ 11 بے پردگی... سے بدنظری کے زہریلے تیر عورت کی روح کو چھلنی کر دیتے ہیں۔ 12 بے پردہ عورت... شیطان کے جال میں بآسانی پھنس جاتی ہے اور شیطان کی آلہ کار بن جاتی ہے جس سے شیطان دوسروں کو شکار کرتا ہے اور اپنے جال میں پھنساتا ہے۔ 13 بے پردہ عورت... گھر سے باہر نکلتی ہے تو شیطانی لشکر حرکت میں آجاتا ہے۔ 14 بے پردہ عورت... ہر وقت اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا نشانہ بن رہی ہوتی ہے کیوں کہ وہ اعلانیہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کر رہی ہوتی ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے پردہ کا حکم دیا ہے اور بے پردگی اس کی واضح نافرمانی کرنا ہے۔ 15 بے پردہ عورت... معاشرہ میں فساد کا ذریعہ بنتی ہے۔ 16 بے پردہ عورت... خود ہی گناہ گار نہیں ہوتی بلکہ وہ اپنے محاسن اور خوبیوں کو ظاہر کر کے دوسروں کو بھی دعوتِ گناہ (بدنظری کرنے کی دعوت) دیتی ہے اور یوں اُن کا گناہ بھی اپنے سر لے لیتی ہے۔ (از پردہ ضرور کروں گی)

پردہ میں چند باتوں کا خیال ضروری ہے:

عورت کو چہرے سمیت سارا جسم سر سے پاؤں تک چھپائے رکھنے کا حکم ہے، غیر محرم کے سامنے کوئی حصّہ کھولنا دُرست نہیں ہے، ماتھے پر سے دوپٹہ، یا چہرے سے حجاب سرک جاتا ہے اور اس طرح غیر محرم کے سامنے آجاتی ہے تو یہ جائز نہیں ہے۔ غیر محرم کے سامنے ایک بال بھی نہ کھولنا چاہئے بلکہ جو بال کنگھی وغیرہ میں ٹوٹتے ہیں اور کٹے ہوئے ناخن بھی ایسی جگہ ڈالنا چاہئے جہاں کسی غیر محرم کی نگاہ نہ پڑے ورنہ گناہ گار ہوگا۔ اسی طرح جسم کے کسی عضو کو یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ کو نامحرم کے جسم سے لگانا بھی دُرست نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب بہنوں کو پردہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مایوس کیوں بیٹھی ہے؟

(از مدیر)

گناہ معاف کرانے کے نبوی نسخوں کو لیجئے

ماہ نامہ علم وعمل، لاہور

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

1 اذان سن کر یہ دُعا پڑھیئے گناہ معاف

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''جو شخص (مرد ہو یا عورت) مؤذن کی اذان سننے کے بعد یہ دُعا پڑھے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ وہ دُعا یہ ہے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا۔

[ترمذی:210، نسائی1643، مسلم:877]

2 جس نے سجدہ میں تین بار رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہا اس کے گناہ معاف

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ''جو آدمی (مرد ہو یا عورت) سجدہ کی حالت میں تین مرتبہ رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہے تو سجدہ سے وہ ابھی سر اُٹھا نہیں پائے گا کہ اس کی مغفرت کر دی جائے گی''۔

[طبرانی فی الکبیر:8213]

3 جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت سنّت پڑھی اس کے دن بھر کے گناہ معاف

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم ''جس نے ظہر سے پہلے چار رکعت (سنّت مؤکدہ) پڑھ لیں تو اللہ تعالیٰ اس کے دن بھر کے گناہ معاف فرمادیں گے''۔ [ابن عساکر 123/34 خطیب 248/10]

4 جس نے عصر سے پہلے چار سنتیں پڑھ لیں اس کے گناہ معاف

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے فرمایا: ''میری اُمّت مسلسل عصر سے پہلے چار رکعت (سنّت غیر مؤکدہ) پڑھتی رہے گی حتی کہ وہ زمین پر اس حال میں چلے گی کہ یقیناً اس کی مغفرت کی جاچکی ہوگی''۔

[طبرانی فی الاوسط:5131]

5 میاں بیوی ایک دوسرے کو بیدار کریں اور تہجّد پڑھیں تو دونوں کے گناہ معاف

جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ الہ وسلم نے فرمایا ''جب خاوند رات کو تہجّد کے لئے اپنی بیوی کو اُٹھائے پھر دونوں تہجّد پڑھیں، دوسری روایت میں بیوی نہ اُٹھی تو پانی کا چھینٹا دیا پھر رات کی گھڑی میں دونوں نے عبادت کی (ذکر کیا) تو اللہ تعالیٰ دونوں کی مغفرت فرمادیتے ہیں۔ [طبرانی فی الکبیر:3449]

ثُمَّ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَتْبَاعِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

گزشتہ بداعمالیوں سے مایوس نہ ہوں بس اسباب مغفرت اپناتے جائیے۔ (مدیر)

خواتین کا علم وعمل

تلاوتِ قرآن... قُربِ خداوندی کا ذریعہ

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے 99 بار خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت کی، ایک مرتبہ خواب میں اللہ تعالیٰ سے پوچھا یا اللہ! آپ کے قُرب حاصل کرنے کا بڑا ذریعہ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''تلاوت قرآن مجید''۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ نے عرض کیا: یا اللہ! سمجھ کر پڑھے پھر قُرب کا ذریعہ ہے یا بغیر سمجھے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ دونوں طرح سمجھ کر پڑھو یا بغیر سمجھے دونوں طرح قرب کا ذریعہ ہے۔ (احیاء علوم الدین 274/1)

حضرت امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ کو قرآن سے بڑی محبت تھی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی قرآن کریم سے محبّت کرنے، تلاوت کرنے اور قرب الٰہی حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

مرسلہ: ڈاکٹر حافظ امان اللہ خان، سوات

رزق میں فراخی و برکت کے لئے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! دنیا نے مجھ سے منہ پھیرلیا ہے میں کیا کروں؟ ارشاد ہوا کہ تم فرشتوں کی صلوٰۃ اور مخلوق کی تسبیح کیوں نہیں پڑھتے جس کے طفیل انہیں رزق ملتا ہے، تم طلوع فجر کے بعد سو دفعہ یہ کلمات پڑھو سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ دنیا خود بخود چلی آئے گی، وہ شخص چلا گیا کچھ عرصہ بعد پھر حاضر ہوا اور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا دُنیا واپس آگئی ہے اب یہ حالت ہے کہ رکھنے کی جگہ نہیں۔ (احیاء علوم الدین 299/1)

اللہ تعالیٰ کی مدد

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے ''جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت پوری کرنے میں لگا رہے گا اور جو کسی مسلمان کی کوئی مصیبت کو دور کرے گا تو اللہ تعالیٰ قیامت کے روز (قیامت کی مصیبتوں میں سے) اس کی کوئی مصیبت دور کرے گا''۔
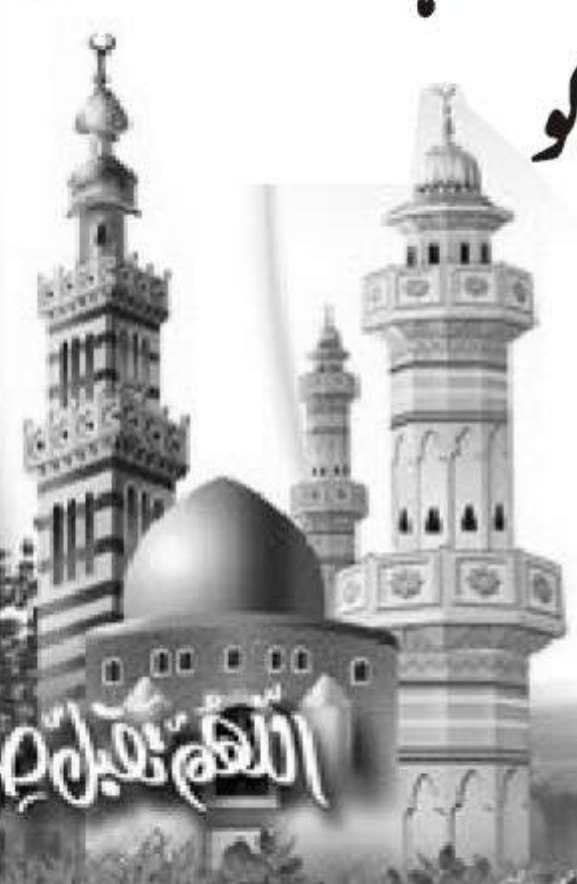
[بخاری 2310، مسلم: 6743]

جو شخص صبر کرے اور معاف کردے، یہ بڑے ہمّت کے کاموں میں سے ہے۔ (الشوریٰ: 43)

دوسروں کا خیال رکھیے!

بچوں کا علم و عمل

حدیث شریف میں ہے آتا ہے کہ شبِ برائت میں نبی کریم ﷺ کو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے مکان کے باہر سے پکارا اور خود اندر نہیں آئے کہ رات کا وقت تھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا مکان کے اندر تھیں سونے میں کچھ بدن وغیرہ کھل جاتا ہے تو منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ اس طرح باہر تشریف لے گئے کہ.....

فَاَخَذَ رِدَاءَہٗ رُوَیْدًا... پس آپ نے آہستہ سے اپنی چادر لی، وَانْتَعَلَ رُوَیْدًا ...اور آہستہ سے جوتا پہنا، وَفَتَحَ الْبَابَ ...اور دروازہ کھولا (آہستہ سے)، وَخَرَجَ ...اور تشریف لے گئے (آہستہ سے)، ثُمَّ اَجَافَہٗ رُوَیْدًا...اور دروازہ کو آہستہ سے بند کر دیا۔ [مسلم:2301]

از ابوناجیہ، لاہور

ہمیں بھی چاہئے کہ اگر کوئی سو رہا ہو تو اپنے کام آہستگی سے سرانجام دیں تاکہ سونے والے کی نیند میں خلل نہ ہو اور اس کو تکلیف نہ پہنچے۔

ادب کی چند ضروری باتیں

از افادات: حکیم الامّت حضرت مولانا محمد اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ

- بعض لوگ قرآن مجید کو بے وضو چھوتے ہیں یہ حرام ہے۔
- بعض رحل قرآن پر یا دینی کتاب پر رکھ دیتے ہیں یہ بھی ادب کے خلاف ہے۔
- فقہاء نے تو یہاں تک آداب کا خیال رکھا ہے کہ روٹیوں پر برتن رکھنے کی بھی ممانعت کی ہے فرماتے ہیں کہ روٹی کے اوپر برتن نہیں رکھنا چاہئے کیوں کہ یہ رزق کی بے ادبی ہے۔

حاصلِ کلام: جب روٹی کا یہ ادب ہے تو قرآن مجید کا تو بہت ہی ادب کرنا چاہئے۔

(فضائل صوم وصلوٰۃ ص 323، وعظ "رمضان فی رمضان")

سب سے پہلے...

کنگھی ایجاد کی...... حضرت ابراہیم علیہ السلام نے۔ (قصص الانبیاء)

صابن بنایا........... حضرت سلیمان علیہ السلام نے۔ [مصنف ابن ابی شیبہ ج 14]

ستو بنائے........... حضرت ذوالقرنین علیہ السلام نے۔ (حوالہ بالا)

مرسلہ: محمد ابراہیم کمبوہ، پہاڑپور

اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔ ﴿البقرۃ: 222﴾

باپ کا احترام و عزّت

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ۱۲ھ ہجری میں حج کے ارادہ سے مکّہ معظّمہ تشریف لے گئے، آپ کے والد حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ زندہ تھے، جب آپ اپنے دروازہ کے نزدیک پہنچے حضرت ابو قحافہ رضی اللہ عنہ باوجود ضعیف و کمزور ہونے کے محبّت کے جوش میں اُٹھ بیٹھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اونٹنی کو جلدی سے بٹھا کر اُس پر سے کود پڑے اور دوڑ کر باپ سے لپٹ گئے۔
ابو قحافہ رضی اللہ عنہ کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو پھوٹ پڑے، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا لوگوں نے خلافت کا بڑا بوجھ میرے کندھوں پر رکھ دیا ہے کہ جس کے وزن سے میں دبا جاتا ہوں۔ آپ دُعا کریں کہ اللہ ربّ العزّت مجھ پر اپنا فضل و کرم فرمائے۔
غور کیجئے! کہ باپ ضعیف العمر ہے، بیٹا عرب و عجم اور ملک شام تک کا بادشاہ ہے، لاکھوں انسان اس پر جان قربان کرنے کو تیار ہیں، اس سے بھی بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خلیفہ ہے لیکن کیا مجال کہ باپ کے ادب و احترام میں ذرا فرق آیا ہو۔ (تاریخ حُریت اسلام ص 54)
کتنے لوگ ہیں جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کی پیروی کر رہے ہیں، کیا ایسا نہیں ہوتا کہ بعض لوگ ذرا سا عروج و ترقّی حاصل کر لیتے، نام کما لیتے ہیں تو اپنے غریب ماں باپ اور رشتہ داروں کو اپنے بنگلوں اور کوٹھیوں کا رُخ نہیں کرنے دیتے اور ان سے ملازموں جیسا سلوک بھی نہیں کرتے بلکہ ان کو اپنا رشتہ دار ظاہر کرنے تک گھبراتے ہیں اور شرم محسوس کرتے ہیں۔

بیماریاں گناہوں کا کفّارہ ہیں

حضرت ابو سعید خُدری رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! مؤمنین کو جو بیماریاں لگتی ہیں ان میں اُن کو کچھ اجر و ثواب ملتا ہے؟ تو ارشاد فرمایا کہ یہ سب گناہوں کا کفّارہ ہوتی ہیں، حضرت اُبیّ بن کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر چہ تھوڑی بیماری ہو؟ ارشاد فرمایا اگر چہ ایک کانٹا یا اس سے بھی کم ہو۔ [مسندِ احمد۔ مسند ابی یعلیٰ]
مؤمن کو جو تکلیف بھی آتی ہے پھر اس پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بڑا اجر و ثواب عطا فرماتے ہیں، اس لئے مصیبتوں کے آنے میں بجائے رونے دھونے کے صبر کرنا چاہئے تاکہ یہ اجر و ثواب ضائع نہ ہو۔

حدیث: برکت تمہارے بڑوں کے ساتھ ہے۔ [حلیۃ الاولیاء 172/2]

گلوکاری سے... دین داری تک

زاذان کی توبہ شہر کوفہ میں ایک جگہ لوگ شراب کے نشے میں مست تھے اور ایک شخص زاذان نامی بہت اچھی آواز میں گانا گا رہا تھا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اُس کی آواز سن کر فرمانے لگے "کتنی عمدہ آواز ہے کاش! اس آواز میں قرآن پاک پڑھتا تو کتنا مزہ آتا" اور یہ کہتے ہوئے سر پر کپڑا ڈال کر گزر گئے، زاذان کے کان میں کچھ آواز پڑی جو اسے سمجھ نہ آئی تو بولا یہ کون تھے اور کیا کہہ رہے تھے؟ لوگوں نے بتایا یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے اور فرما رہے تھے کہ "کتنی عمدہ آواز ہے کاش! اس آواز میں قرآن پاک پڑھتا تو کتنا مزہ آتا"، ان کی بات سن کر زاذان بہت متاثر ہوا فوراً اپنا طبلہ توڑ دیا اور دوڑ کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سینے سے لگایا اور دونوں رونے لگے پھر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس شخص سے کیوں نہ محبّت کروں جس سے اللہ تعالیٰ کو محبّت ہے، چنانچہ زاذان نے توبہ کی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہ کر قرآن کریم سیکھا پھر ایک وقت آیا کہ قرآن کریم اور دوسرے علوم میں ایسی مہارت پیدا کی کہ بڑے عالم بن گئے چنانچہ حدیث کی بہت سی روایتوں میں ان کا نام آتا ہے۔ (کتاب التوابین 202/1)

مرسلہ: بنت عبیداللہ زاہد، سرگودھا

ننھے قاری کی دُعا

یاالٰہی! ابتداء کرتے ہیں تیرے نام سے
آشنا کردے ہمیں تو لذّتِ اسلام سے
یاالٰہی! ہم پہ قرآن کی حقیقت کھول دے
اس میں جو رکھے ہیں تو نے رازِ حکمت کھول دے
یاالٰہی! اس کی اُلفت دے ہمیں بے انتہا
اس کی عظمت کے لئے کرتے رہیں جانیں فدا
اس کو پڑھنے اور پڑھانے کی ہمیں توفیق دے
یاالٰہی! زندگی بھر ہم نہ ہوں اس سے جُدا
اس کو سینے سے لگانے کی ہمیں توفیق دے
آخری دم تک یہ ہو فکر و عمل کا راہ نما
یاالٰہی! کر حفاظت تو بُرے اعمال سے
حُبِّ شر سے حُبِّ منصب سے اور حُبِّ مال سے
قبر میں یاربّ! ہماری جب بھی پہلی رات ہو
تیرا قرآن تب بھی ہمارے ساتھ ہو
آخرت میں جب کبھی آئے کوئی مشکل مقام
تیرا قرآن بن کے آئے تیری رحمت کا پیام

کلام: پروفیسر انور جمیل صاحب

حدیث: ظہر کی نماز کو گرمی میں ٹھنڈے وقت میں ادا کرو۔ [صحیح ابن خزیمہ 170/1]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم **مایوس کیوں کھڑا ہے؟** نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَخَاتَمِ النَّبِیّٖنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَتْبَاعِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

درسِ حدیث

گناہ معاف کرانے کا نبوی نسخہ

(1) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ فِیْ کُلِّ یَوْمِ خَمِیْسٍ وَاثْنَیْنِ فَیَغْفِرُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ لِکُلِّ امْرِیءٍ لَایُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا اِلَّا امْرَءًا کَانَتْ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ اَخِیْہِ شَحْنَاءُ فَیُقَالُ ارْکُوْا ھٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا ارْکُوْا ھٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا۔ [مسلم:6711]

ترجمہ: جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وسلم نے ارشاد فرمایا "ہر دوشنبہ (پیر) اور پنج شنبہ (جمعرات) کو اعمال پیش کئے جاتے ہیں پھر اللہ عزّ وجلّ ہر اس شخص کی مغفرت فرمادیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو مگر وہ شخص کہ اس کے درمیان اور اس کے بھائی کے درمیان بغض، دُشمنی اور کینہ ہو۔ حق تعالیٰ شانہ فرشتوں سے ارشاد فرماتے ہیں ان دونوں کو چھوڑے رکھو یہاں تک کہ یہ آپس میں صلح کرلیں (یعنی ان کی مغفرت کو صلح پر موقوف رکھا جاتا ہے)"۔ اِسی طرح طبرانی کی ایک روایت میں پندرھویں شعبان کی رات کے بارے میں آتا ہے کہ شرک کرنے والے اور بغض وعداوت رکھنے والے کے سوا سب کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

(2) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ لَمْ یَکُنْ فِیْہِ وَاحِدَۃٌ مِّنْھُنَّ فَاِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ مَا سِوٰی ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ مَنْ مَّاتَ لَایُشْرِکُ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَمْ یَکُنْ سَاحِرًا یَّتَّبِعُ السَّحَرَۃَ وَلَمْ یَحْقِدْ عَلٰی اَخِیْہِ۔ [طبرانی فی الکبیر:13037]

ترجمہ: جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی الہ وسلم نے ارشاد فرمایا "تین خصلتیں ایسی ہیں جن میں سے کوئی ایک بھی کسی میں نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اُن کے علاوہ کی مغفرت فرمادیتے ہیں جس کے لئے چاہیں: (1) جو اِس حال میں مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو۔ (2) جادوگر نہ ہو کہ جادوگروں کے پیچھے پھرتا رہے۔ (3) اور اپنے بھائی سے کینہ نہ رکھتا ہو۔

پیارے بچّوں کے لئے پیارے نام: (1) محمد عامر (2) محمد طفیل (3) محمد حسّان (4) محمد عُکاشہ (5) محمد زبیر

پیاری بچیوں کے لئے پیارے نام: (1) عفراء محمد (2) ثمینہ محمد (3) سعدیہ محمد (4) جویریہ محمد (5) نتیلہ محمد

جامعہ کے شب و روز

شیخ الاسلام مدظلہ کا بیان

اسی شمارہ میں ملاحظہ فرمائیے

1 شش ماہی امتحانوں کے دوران ایک دن تقریباً امتحانات تھے جس میں حضرت مولانا صوفی محمد اکرم صاحب اور مولانا مفتی محمد زکریا صاحب اور مولانا احمد علی صاحب اور مولانا مفتی عبدالمتین صاحب تشریف لائے۔

2 3 اپریل بروز یک شنبہ (اتوار) اِس جامعہ میں (ماہانہ سلسلہ کا) بیان ہوا حضرت قاری المقری احمد میاں تھانوی مدظلہ العالی تشریف لائے پہلے حضرت قاری صاحب نے خوش الحانی اور خوب صورت آواز میں تلاوت فرمائی بعدازاں مختصر بیان فرمایا۔

3 4 اپریل بروز دوشنبہ حضرت سید عطاء المہیمن شاہ صاحب مدظلہ تشریف لائے اور پندرہ سے بیس منٹ کا بوقت صبح پونے آٹھ بجے مختصر بیان فرمایا۔

4 17 اپریل بروز یک شنبہ (اتوار) کو شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ نے اصلاحی خطاب فرمایا ماشاء اللہ تعالیٰ حاضرین کی کثیر تعداد نے اِس موقعہ پر حضرت کی زیارت کی اور بیان سنا حضرت کے بیان کا خلاصہ آئندہ شمارہ میں ان شاء اللہ تعالیٰ آپ ملاحظہ فرماسکیں گے۔

5 فی طالب علم ماہانہ تعلیمی خرچہ /1500 روپے جب کہ سالانہ خرچ /13500 روپے ہے۔

6 مدرسہ کے دارُالاقامۃ (طلباء کے ہاسٹل) کی پانچ منزلہ عمارت کا نقشہ ابتدائی مرحلہ میں تیار ہے، اِس بلڈنگ کے آغاز کے لئے کافی وسائل درکار ہیں، اِس لئے قارئینِ کرام دارُالاقامۃ کی جلد تعمیر شروع ہونے کے لئے دُعا فرماتے رہیں۔ شکریہ

مہر

مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے۔ جو آج کل -/2700 روپے بنتی ہے (جب کہ چاندی -/1000 روپے فی تولہ ہو) زکوٰۃ وغیرہ حساب کے لئے صاحبِ نصاب ہونے کی شرط ساڑھے باون تولہ چاندی کی مالیت کا مالک ہونا ہے۔ چاندی کا ریٹ چوں کہ مختلف ہوتا رہتا ہے اس لئے جس دِن حساب کرنا ہو اس دن اپنے علاقہ سے ریٹ لے لینا چاہیے۔

	درہم	تولہ	گرام	روپے
چاندی کا نصاب	200	52.5	613	
کم از کم مہر	10	2.625	31	-/2700
مہرِ فاطمی	500	131.25	1531	

CPL NO:200

ماہنامہ علم و عمل لاہور

مسجد کے امام صاحب کا بڑا مقام ہوتا ہے

آج کل بعض حضرات مسجد کے امام حضرات کو خادم سمجھ لیتے ہیں حالاں کہ جوان کے پیچھے نماز پڑھنے والے ہیں وہ خادم ہوسکتے ہیں کیوں کہ امام کے اشاروں پر رکوع، سجدہ کرتے ہیں پھر امام صاحب سے نماز میں یا کسی موڑ پر غلطی ہو جائے تو طرح طرح کے القاب سے نوازا جاتا ہے یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ کسی وجہ سے نماز ٹھیک نہ ہوئی تو امام حضرات بھی دوبارہ نماز پڑھنے کے اعلان کرنے سے گھبراتے ہیں اور نمازی بھی بولتے ہیں کہ ہمارا کیا قصور؟ ہم نماز کیوں دُہرائیں؟ امام صاحب کو دوبارہ نماز کے اعلان سے نہ گھبرانا چاہئے اور مقتدیوں کو کوئی حق نہیں کہ امام صاحب کو ڈانٹیں یا بُرا بھلا کہیں البتہ امام صاحب کوئی غلطی جان بوجھ کر کر رہے ہوں تو دو تین بار مسجد کے یا علاقہ کے بڑے بزرگ بٹھا کر سمجھا دیں شریعت کے دائرہ میں رہتے ہوئے (یعنی مسجد کے امام صاحب کی توہین ہرگز نہ کی جائے)

نمازی کے آگے سے گزرنا گناہ ہے

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ''اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والا اس کے وبال کو جان لے تو اس کے لئے چالیس سال کھڑا رہنا بہتر ہو اس کے آگے گزرنے سے''۔ [بخاری، باب اثم المار بین یدی المصلی، ح 510]
علماء کرام نے اس کی تین صورتیں لکھی ہیں: ❶ اگر نمازی کے لئے کسی اور جگہ نماز پڑھنے کی گنجائش نہ ہو اور گزرنے والوں کے لئے دوسری جگہ سے گزرنے کی گنجائش ہے تو گزرنے والا گناہ گار ہے۔
❷ اوّل کے اُلٹ کہ نمازی کے لئے دوسری جگہ گنجائش تھی مگر گزرنے والے کے لئے اور کوئی راستہ نہیں تو اس صورت میں نمازی گناہ گار ہے۔ ❸ دونوں کے لئے گنجائش ہو، نمازی کے لئے دوسری جگہ نماز پڑھنے کی اور گزرنے والے کے لئے کسی اور طرف سے نکلنے کی پھر بھی گزر گیا تو اس صورت میں دونوں گناہ گار ہوں گے۔ بہر حال اس میں نمازیوں کو بھی احتیاط کرنی چاہئے اور گزرنے والوں کو بھی۔ (آپ کے مسائل اور ان کا حل 295/2)

رسالہ کے لئے رابطہ نمبر ⬅ ❶ 0331-4546365 ❷ 0302-4143044
مدرسہ کے لئے رابطہ نمبر ⬅ ❶ 0322-8405054 ❷ مدرسہ و رسالہ دونوں کے لئے 042-35272270

اوقاتِ رابطہ: کوشش کیجئے کہ صبح 8 سے شام 5 تک ہی رابطہ کیا جائے۔ بصورتِ مجبوری رات 8 بجے تک وقت ہے۔

جامعہ عبداللہ بن عمر 23- کلومیٹر فیروز پور روڈ سُوا گجومتہ نزد کاہنہ نو۔ لاہور پوسٹ کوڈ 53100

انٹرنیٹ پر ''علم و عمل'' کا مطالعہ کرنے کے لئے www.ibin-e-umar.edu.pk

Email:aibneumar@yahoo.com ilmooaml@gmail.com